عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۸ | ۲۰ تا ۲۶/صفر ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/فروری ۲۰۰۹ | شمارہ: ۷

دعوتِ غور و فکر

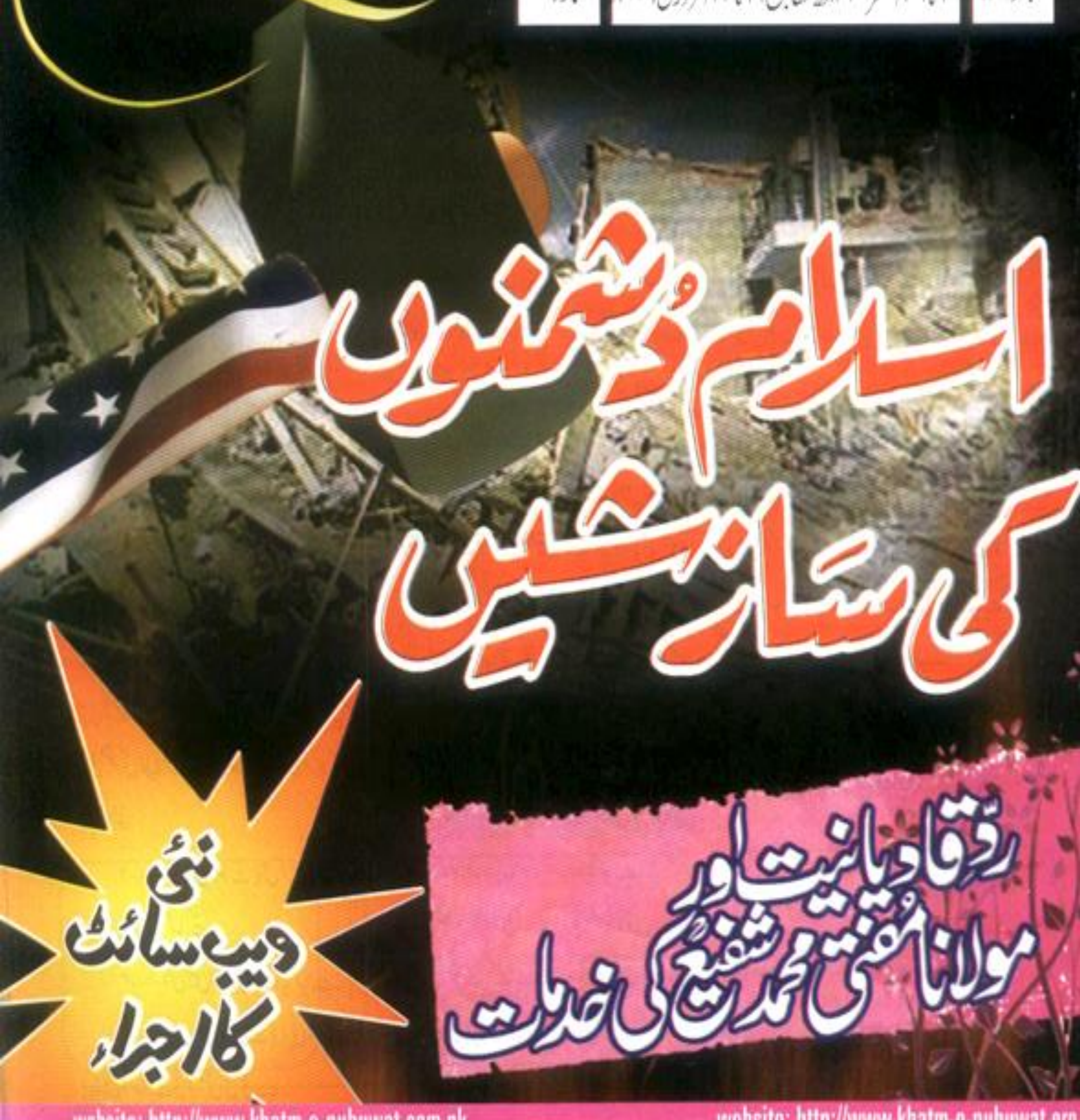

اسلام دشمنوں کی سازشیں

ردِّ قادیانیت اور مولانا مفتی محمد شفیعؒ کی خدمات

نئی ویب سائٹ کا اجراء

website: http://www.khatm-e-nubuwat.com.pk
Emial: editorkn@yahoo.com

website: http://www.khatm-e-nubuwat.org
http://www.khatm-e-nubuwat.com

مولانا سعید احمد جلالپوری

غلط استفتاء اور اس کا خودساختہ جواب

س:...... کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین؟ اس شخص کے بارے میں جو قادیانیوں سے مل کر ان کی حمایت میں نہایت دجل وفریب کے ساتھ غلط استفتاء مرتب کرکے علمائے کرام، مفتیان عظام سے غلط فتویٰ لے، اگر وہ شخص امام وخطیب ہو تو کیا اس کی امامت و خطابت جائز ہے؟ اور اگر نہیں تو اہل محلہ ومسجد کمیٹی پر شرعاً کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے؟

ماسٹر محمد آصف، محمد سراج، عبدالجلیل
وساکنین اہالیان سگدھار تحصیل بالاکوٹ، مانسہرہ

ج: غلط بیانی اور جھوٹ بول کر اپنی منشاء کے مطابق فتویٰ لینا نہایت غلط اور شرمناک فعل ہے، چہ جائیکہ وہ غلط فتویٰ بھی قادیانیوں کی حمایت میں ہو، یہ ظلمات فوق ظلمات کے مصداق ہے۔

بصورت صحت اول بلاشبہ اس شخص کا یہ فعل کئی قسم کی غلیظ حرکات اور گھناؤنے جرائم کا مجموعہ ہے، مثلاً:

۱:...... اس میں جھوٹ بول کر حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا ہے۔

۲:...... اس میں علماء کو دھوکا دیا گیا ہے۔

۳:...... اس میں شریعت کو اپنی منشاء کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۴:...... اس میں امت مسلمہ کے بجائے امت قادیانیہ کی حمایت وہمنوائی کی گئی ہے۔

۵:...... اس میں اپنا، اپنے علم وعقل اور اپنی ذاتی وجاہت کا وزن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام کے باغی ملعون غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کے پلڑے میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۶:...... اس میں براہ راست نہ سہی بالواسطہ، بھولے بھالے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اس لئے کہ جب وہ قادیانیوں کے خلاف علمائے امت کے سوشل بائیکاٹ کے متفقہ فتویٰ کے مقابلہ میں اس فتویٰ کو دیکھیں گے تو یہی سمجھیں گے کہ قادیانی بھی مسلمانوں کا ایک فرقہ ہے اور ان کے بارہ میں علماء کی دو رائیں ہیں لہٰذا اگر کوئی شخص ان ہر دو قسم کے علماء اور مفتیان کرام میں سے کسی ایک کی رائے پر عمل کرے تو وہ غلط پر نہیں ہوگا۔

۷:...... اس کے ذریعہ قادیانیوں کو مسلمان علماء کے خلاف ایک موثر ہتھیار دیا گیا ہے۔

۸:...... اس کے ذریعہ مسلمانوں کے قادیانی امت کے بارہ میں متفقہ موقف کو کمزور کرنے کی ناپاک سعی وکوشش کی گئی ہے۔

۹:...... اس میں مسلمانوں کی متفقہ قوت کو پارہ پارہ کرکے انتشار کا شکار بنایا گیا ہے۔

۱۰:...... اس کے ذریعہ مسلمانوں کو ظالم اور قادیانیوں کو مظلوم باور کرانے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے، ان دس نکات کی رو سے غلط استفتاء مرتب کرکے اپنی منشاء کے مطابق فتویٰ حاصل کرنے والے لوگ دین، مذہب، اسلام، پیغمبر اسلام، امت مسلمہ کے باغی اور آئین پاکستان کے مجرم ہیں۔

وہ مسلمان جو یہ حقائق جانتے ہیں ان کو چاہئے کہ ان نام نہاد مسلمانوں کو ان حرکات سے روکیں، اگر ان میں سے کوئی کسی مسجد کا امام ہے تو اس کو مسلمانوں کی امامت کے مقدس منصب سے الگ کردیا جائے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کم از کم حق مہر

طاہر نقاش، اورنگی ٹاؤن، کراچی

س:...... موجودہ دور میں شریعت محمدی کے مطابق کتنا حق مہر بنتا ہے؟

ج:...... حق مہر کی کم از کم تعداد دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی ہے، اس سے کم حق مہر رکھنا جائز نہیں ہے۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوّۃ
مجلس

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۸ ۲۰ تا ۲۶/صفر المظفر ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/فروری ۲۰۰۹ء شمارہ: ۷

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ

مدیرِ اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیرِ اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

یہ اسلام دشمنوں کی سازش ہے!	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
جدید میڈیا کا اسلامی مقاصد کے لئے استعمال	۷	حافظ صلاح الدین یوسف
نئی ویب سائٹ کا اجراء	۱۰	ندیم نواب
ردِّ قادیانیت اور مولانا مفتی محمد شفیعؒ کی خدمات	۱۱	پروفیسر ڈاکٹر مدثر احمد
سیّدنا صہیب رومیؓ	۱۷	عبدالغفار حسن سیال
دعوتِ غور و فکر	۱۹	مولانا نذیر احمد تونسویؒ
صحت مند معاشرے کے تین ستون	۳۱	مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ
لین دین میں حقوق کی ادائیگی	۴۲	مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ
احسن الحکایات	۴۳	مولانا مفتی عاصم عبداللہ
اسٹوڈنٹس ختم نبوت کونشن سرگودھا	۴۵	رپورٹ ملک ضیاء الحق
خبروں پر ایک نظر	۴۶	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر.

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
.Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دُنیا سے بے رغبتی

دُنیا کا غم اور اس کی محبت

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا سُفْيَانُ عَنْ بَشِيْرٍ أَبِي إِسْمَاعِيْلَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِالنَّاسِ لَمْ تُسَدَّ فَاقَتُهُ، وَمَنْ نَزَلَتْ بِهِ فَاقَةٌ فَأَنْزَلَهَا بِاللهِ فَيُوْشِكُ اللهُ لَهُ بِرِزْقٍ عَاجِلٍ أَوْ آجِلٍ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۵۶)

ترجمہ: "حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو فقر و فاقہ پیش آئے پھر وہ اسے لوگوں کے سامنے ظاہر کرے تو اس کا فاقہ دُور نہیں ہوگا، اور جس شخص کو فاقہ پیش آئے اور وہ اسے صرف اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش کرے تو حق تعالیٰ شانہٗ ضرور اس کو رزق عطا فرمائیں گے، خواہ جلدی، خواہ کچھ دیر میں۔"

"حضرت ابو وائل تابعیؒ فرماتے ہیں کہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے ماموں حضرت ابو ہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کو گئے تو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں، حضرت معاویہؓ نے عرض کیا کہ: ماموں جان! آپ رو کیوں رہے ہیں؟ تکلیف بے چین کر رہی ہے، یا دُنیا میں رہنے کی خواہش؟ فرمایا: ان میں سے کوئی بات بھی نہیں! اصل وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی تھی جسے میں نبھا نہیں سکا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ: "تیرے لئے بس اتنی دُنیا کافی ہے کہ تیرے پاس خدمت کے لئے آدمی ہو، اور جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ایک سواری ہو" لیکن میں آج دیکھ رہا ہوں کہ میں نے اس سے زائد مال جمع کر رکھا ہے۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۵۶)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین حاصل نہ کیا کرو، ورنہ دُنیا میں تمہارا جی لگنے لگے گا۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۵۶)

ان احادیثِ طیبہ سے دُنیا کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کا ذوق واضح ہوجاتا ہے، اور اس سے اپنی حالت کا موازنہ کرکے یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ ہم دُنیا کی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے اس ذوق سے کس قدر محروم ہو رہے ہیں؟ اگر حق تعالیٰ شانہٗ آخرت کا صحیح یقین اور حقیقتِ دُنیا کی صحیح پہچان نصیب فرمادیں تو

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

واقعہ یہ ہے کہ ہماری زندگی کا نقشہ ہی بدل جائے، اور مال و دولت، صحت و عمر اور قوت و طاقت کا جو خزانہ دُنیا سمیٹنے پر ضائع کر رہے ہیں اس کا رُخ آخرت کا گھر بنانے کی طرف پھر جائے۔

پہلی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسا اُصول ارشاد فرمایا جو ایک طرف انسانی نفسیات کی گرہ کشائی کرتا ہے اور دُوسری طرف آدمی کے فقر و فاقہ کا صحیح حل پیش کرتا ہے۔ انسان کی عام عادت یہ ہے کہ جب وہ فقر و فاقہ اور تنگ دستی کا شکار ہوتا ہے تو لوگوں کے سامنے اس کی شکایت کرتا ہے، کچھ لوگ اَز راہِ ہمدردی اس کی مدد بھی کردیتے ہیں، لیکن اس سے اس کے فقر و فاقہ کا مداوا نہیں ہوتا، بلکہ حرص اور لالچ کی آگ مزید بھڑک اُٹھتی ہے، اور ایسے شخص کو کبھی سیرچشمی نصیب نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس اگر تنگ دستی اور فقر و فاقہ پر آدمی صبر کرے اور صرف حق تعالیٰ شانہٗ سے التجا کرے تو حق تعالیٰ اس کو اطمینان و سکون اور سیرچشمی کی دولت بھی عطا کرتے ہیں، اور اکثر تنگ دستی کے بجائے کشائش سے بھی نواز دیتے ہیں۔

☆☆........☆☆

ہر فکر و پریشانی سے نجات حاصل کرنے کا نبوی نسخہ!

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو آدمی صبح و شام یہ کلمات سات مرتبہ کہے گا: "حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ"

ترجمہ: "اللہ مجھے کافی ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس پر میں نے توکل کیا اور وہ عظیم عرش کا رب ہے۔"

اللہ تعالیٰ ہر فکر و پریشانی سے اس کی کفایت کرے گا، چاہے سچے دل سے کہے یا جھوٹے دل سے۔

(حیاۃ الصحابہ ج:۳ ص:۳۴۲)

ادارہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

یہ اسلام دشمنوں کی سازش ہے!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

یوں تو ایک عرصہ سے دین، مذہب، مذہبی راہنما، داڑھی، پگڑی اور دوسرے شعائر اسلام، اسلام دشمنوں کے نشانہ پر تھے، اور وہ ایسا کوئی موقع ضائع نہیں جانے دیتے تھے، جہاں ان کی توہین وتخفیف کا کوئی پہلو نکلتا ہو، مگر جب سے قبائلی علاقوں اور صوبہ سرحد کے بالائی حصوں میں طے شدہ منصوبہ کے تحت فساد اور بدامنی کی فضا پیدا کر کے مسلمانوں کو اس کا ذمہ دار قرار دیا گیا، اور طالبان کی سرکوبی کے نام پر آگ وبارود کی بارش کر کے ان پر جنگ مسلط کی گئی اور دوسری طرف مقامی آبادی کی جانب سے جوابی کارروائیاں شروع ہوئی ہیں۔ اس وقت سے اسلام دشمنوں کے پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر دنیا بھر کے سادہ لوح انسان اور مسلمان نہ صرف ”طالبان“ اور ”دین داروں“ سے بلکہ دین، مذہب، داڑھی، پگڑی اور مسلمانوں سے بھی بدظن ہونا شروع ہوگئے ہیں، چنانچہ اب عام لوگ سوال کرتے ہیں کہ سرحد کے مسلمانوں، دین داروں اور طالبان کا یہ طرز عمل جائز ہے؟ کیا مسلمان، دین دار اور طالبان ایسے سفاک اور ظالم ہوتے ہیں؟ کیا نفاذ اسلام کا یہ انداز جائز ہے کہ مسلمان شہری مسلمانوں کے ہاتھوں ہلاک وتباہ ہوں؟ اور کیا مسلمانوں کی املاک، سرکاری عمارتوں اور دوسری فورسز کو نشانہ بنایا جاسکتا ہے؟ کیا اسلام اس کی اجازت دیتا ہے؟ انٹرنیٹ کے ذریعہ موصول ہونے والا اسی طرح کا ایک سوال وجواب افادۂ عام کے لئے درج ذیل ہے، لیجئے پڑھیئے:

س:...... آج کل قبائلی علاقوں میں انتہاپسند سوچ رکھنے والے سی ڈیز لڑکیوں کے اسکول اور حجام کی دکانوں کو بم سے اڑا رہے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ اسلامی نظام کا نفاذ ہو، کیا یہ اسلام کی نشر واشاعت کا درست طریقہ ہے؟ اس بارے میں شریعت کی کیا تعلیمات ہیں؟ جو لوگ یہ کام کررہے ہیں، کیا وہ جائز ہے؟ اور آخرت میں ان کا کیا اجر ہے؟

محمد مسلم، راولپنڈی

جواب:...... میرے خیال میں ہر صاحب عقل وشعور، اس کو خوب اچھی جانتا ہے کہ یہ سب کچھ مسلمانوں اور طالبان کا نہیں، بلکہ اسلام، مسلمان اور

پاکستان کے دشمنوں کا کیا دھرا اوران کی خطرناک سازش کا حصہ ہے۔ دیکھا جائے تو یہ دراصل مذہب اور مذہبی لوگوں کو بدنام کرنے کی چال ہے، چنانچہ اخبارات میں اس قسم کی خبریں اور مضامین شائع ہوچکے ہیں کہ سرکاری ایجنسیوں سے مڈبھیڑ کے نتیجے میں مارے جانے والے داڑھی اور پگڑی باندھے مقتولین کی لاشوں کا جب معائنہ کیا گیا، تو وہ غیر مختون تھے۔ ظاہر ہے کہ کوئی مسلمان غیر مختون کیسے ہوسکتا ہے؟ یقیناً یہ لوگ ہندو، سکھ یا عیسائی تھے، جو داڑھی اور پگڑی باندھے، مسلمانوں اور طالبان کا روپ دھار کر یہ سب کچھ کر رہے تھے۔

رہی یہ بات کہ یہ سب کچھ اسلام دشمن قوتیں کیوں کر رہی ہیں؟ اگر بغور اس کا جائزہ لیا جائے تو اندازہ ہوگا کہ اس میں اسلام دشمن قوتوں کے تہہ در تہہ مقاصد و منافع مضمر و پوشیدہ ہیں مثلاً:

۱:..... اسلام دشمن اس صورت حال سے یہ فائدہ یہ اٹھانا چاہ رہے ہیں کہ کسی طرح فوج اور شہریوں کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں لاکر کھڑا کردیا جائے اور ہر ایک کو دوسرے کا دشمن بنادیا جائے، دیکھا جائے تو وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوگئے ہیں۔

۲:..... یہ کہ مسلمانوں کی گولی اعدائے اسلام کے بجائے خود مسلمانوں کے سینے میں پیوست ہو، لہٰذا اگر کوئی مسلمان فوجی مرے یا کوئی مسلمان شہری ہر حال میں ان کا فائدہ ہو۔

۳:..... یہ کہ اس صورت حال سے ملک کی فوج کو کمزور اور ان کی تعداد کو کم کرنا مقصود ہے، اس کے علاوہ مسلمانوں کا اسلحہ ضائع کرنا بھی اہم مقصد ہے۔

۴:..... یہ کہ مسلم آبادی معاشی اور اقتصادی بدحالی کا شکار ہوجائے۔

۵:..... یہ کہ اس کے ذریعہ امریکا بہادر کو گویا دعوت دی جائے کہ ان علاقوں میں تمہارے مفادات کے مخالف موجود ہیں، ان کی سرکوبی کے لئے تشریف لایئے! چنانچہ اخبارات و میڈیا شاہد ہیں کہ حکومت پاکستان کے احتجاج کے باوجود امریکا بہادر اس صورت حال کا بہانہ بناکر قبائلی علاقوں پر مسلسل بمباری اور میزائلوں سے آبادیوں کی آبادیاں تباہ کر رہا ہے، اور نہتے معصوموں کو خاک و خون میں تڑپا رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان علاقوں کی دین دار اکثریت اس صورت حال سے پریشان ہے، اسی طرح پُرامن شہری بھی اس سے تنگ ہیں، گویا سرحد اور شمالی علاقہ جات پر زبردستی جنگ مسلط کردی گئی ہے۔

۶:..... چونکہ اسلام دشمنوں نے دعویٰ کیا تھا کہ اسلام اور مسلمان دہشت گرد ہیں، اس لئے نائن الیون کے ذمہ دار بھی مسلمان ہیں، لیکن اس کے برعکس مسلمانوں اور دنیا بھر کے انصاف پسندوں نے امریکا اور اس کے حواریوں کے اس بر خود غلط دعویٰ کو جھوٹ اور بہتان قرار دیا تھا، یہ صورت حال پیدا کرکے امریکا اور اس کے اتحادی اپنے دعویٰ کو سچا ثابت کرنا چاہتے ہیں، اور وہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ جو لوگ اپنے علاقہ، اپنے شہر اور ملک کے مفادات کو نقصان پہنچاسکتے ہیں وہ امریکا کے مفادات کے دشمن کیوں نہیں ہوسکتے؟

اس لئے ہمارے خیال میں حکومت پاکستان اور مسلح افواج کو چاہئے کہ وہ صحیح صورت حال کا ادراک کرتے ہوئے مقامی آبادی کے ذمہ داروں کو اعتماد میں لے کر اس سازش کا ادراک کریں اور سازش کے ان سوتوں کو بند کریں۔

الغرض ہمارے خیال میں یہ مسلمانوں کی نہیں، اسلام دشمنوں کی گہری سازشوں کا شاخسانہ ہے، ورنہ اسلام اپنے ماننے والوں کو اس طرح کی لاقانونیت اور شر و فساد کی اجازت نہیں دیتا۔ بے شک اسلام جہاں معاشرہ سے بدی، برائیوں اور معاصی کی روک تھام کی تعلیم و تلقین کرتا ہے، وہاں وہ حکمت عملی کا بھی درس دیتا ہے، اسی طرح جہاں وہ دین و مذہب سے بغاوت کرنے والوں کی سرکوبی کی تعلیم و تلقین کرتا ہے، وہاں وہ انہیں اپنے ہم وطن شہریوں، مسلمان بھائیوں اپنی قوم اور ملک سے وفاداری کا درس بھی دیتا ہے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

جدید میڈیا کا اسلامی مقاصد کیلئے استعمال

آج کل الیکٹرونک میڈیا (ٹی وی، انٹرنیٹ، ریڈیو وغیرہ) اور پرنٹ میڈیا (اخبارات) نشر و اشاعت کے جدید اور انتہائی موثر ذرائع ہیں، جن کے ذریعے لاکھوں اور کروڑوں افراد تک اپنی آواز پہنچائی جاسکتی ہے اور ان کے دماغوں اور دلوں کو متاثر کیا جاسکتا ہے۔

ان ذرائع ابلاغ کے موجد چونکہ ملحد اور سیکولر قسم کے لوگ ہیں جو کسی قسم کے اخلاقی اصول اور ضابطۂ حیات کے قائل نہیں، بلکہ اس کے برعکس وہ ایسی تہذیب کے قائل ہیں، جس میں شرم و حیاء اور عفت و پاکدامنی کا کوئی تصور نہیں ہے، چنانچہ وہ ان ذرائع ابلاغ کو اپنی حیاء باختہ تہذیب اور اپنے لادین نظریات و افکار کے پھیلانے کے لئے بے دریغ استعمال کر رہے ہیں۔ دوسری طرف بدقسمتی سے اسلامی ممالک میں برسر اقتدار طبقات ... سوائے ایک آدھ ملک کے ... سب کے سب وہ ہیں جو ذہنی طور پر مغرب کے غلام ہیں اور ان کے افکار کارگہ مغرب ہی کے ڈھلے ہوئے ہیں، یا پھر وہ ہیں، جو اسلامی نظام و تہذیب کے نفاذ کے حامی نہیں اور ایمانی جرأت و قوت سے بھی محروم ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی معاشی و سیاسی پالیسیوں نے ان کو مغرب کا دریوزہ گر اور حاشیہ بردار بنا کر رکھا ہوا ہے، جس نے ان کو اپنی اسلامی اقدار و روایات کے احیاء، فروغ اور قومی خودداری و سلامتی کے تحفظ کے جذبے سے بھی عاری کر دیا ہے۔

ان حالات کا جبر اور نتیجہ یہ ہے کہ مغرب کے ذرائع ابلاغ اور مسلمان ممالک کے ذرائع ابلاغ میں کوئی خاص فرق نہیں رہ گیا ہے۔ دونوں ذرائع ابلاغ شب و روز بے حیائی کے پھیلانے میں نہایت سرگرمی سے مصروف ہیں، جس سے مسلمانوں کی نسل نو سخت متاثر ہو رہی ہے اور وہ اپنے دین اور اپنی تہذیب سے دور سے دور تر ہوتے جا رہے ہیں، مسلمان ممالک کے ذرائع ابلاغ (اخبارات اور ٹی وی وغیرہ) اگر کوئی دینی پروگرام نشر بھی کرتے ہیں تو وہ اصل دین نہیں ہوتا بلکہ دین کے نام پر جو غیر شرعی رسومات رائج ہیں، ان کا پرچار کرتے ہیں یا پھر ان متجددین اور منحرفین کو دین کی تشریح کے لئے بلاتے

حافظ صلاح الدین یوسف

ہیں، جو مغربی تہذیب کی تمام قباحتوں کو سند جواز مہیا کر دیتے ہیں۔

اس صورت حال نے اس اسلامی طبقے کو سخت پریشان اور مضطرب کر رکھا ہے، جو اسلامی تہذیب و تمدن اور اقدار و روایات کے تحفظ اور ان کے فروغ کا جذبہ اپنے دلوں میں رکھتا ہے، وہ اگرچہ کتابوں اور رسائل و جرائد کے ذریعے دین اسلام کی ترویج اور اس کے احیاء و فروغ کے لئے اپنی استطاعت کے مطابق کام کر رہا ہے، لیکن ان مساعی سے ان کروڑوں افراد تک دین اسلام کا صحیح تصور پہنچانا ناممکن سا ہے، جو صرف جدید ذرائع ابلاغ ہی سے استفادہ کرتے ہیں یا بالفاظ دیگر وہ ان کی زد میں ہیں۔

بنا بریں اسلامی جذبہ و شعور سے بہرہ ور یہ دینی طبقہ جدید ذرائع ابلاغ کو بھی اسلام کی نشر و اشاعت کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہے، لیکن اس کی راہ میں متعدد رکاوٹیں ہیں، جس کے لئے وہ علمائے اسلام کی رہنمائی کا طالب ہے مثلاً:

۱:...... ٹی وی پر جتنے پروگرام ٹیلی کاسٹ (نشر) ہوتے ہیں، ننانوے فیصد بے ہودہ، مخرب اخلاق، حیاء سوز اور ایمان شکن ہوتے ہیں، اس اعتبار سے یہ لہو و لعب کا ایسا آلہ ہے، جہاں پاکیزہ پروگرام اس پروگرام کے تقدس کے منافی محسوس ہوتا ہے۔

۲:...... تصویر شرعاً حرام ہے اور اس میں تصویر ناگزیر ہے، جہاں تک پہلی بات کا تعلق ہے، اس کا جواب اکثر علماء یہ دیتے ہیں کہ ٹی وی وغیرہ محض ایک آلہ ہیں، انہیں خیر کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے اور شر کے لئے بھی، اگر خیر کے لئے انہیں استعمال کیا جائے تو ان کا استعمال جائز ہے، بصورت دیگر ناجائز۔

تاہم تصویر کا جو مسئلہ ہے وہ بلاشبہ نہایت قابل غور ہے، کیونکہ تصویر کی بابت اسلام کے احکام بہت سخت ہیں، ان کے پیش نظر اس کا جواز ممکن نہیں۔

اس سلسلے میں بعض علماء تصویر کی دو قسمیں کرتے ہیں، ایک وہ جو ہاتھ سے بنائی جاتی ہیں اور دوسری جو کیمرے کے ذریعے بنتی ہے، اس دوسری قسم کو وہ آئینے کے عکس کی طرح قرار دے کر اس

کے جواز کی گنجائش نکالتے ہیں، لیکن ظاہر بات ہے کہ یہ موقف کسی طرح بھی درست نہیں، اسے پانی یا آئینے کے عکس کی طرح نہیں سمجھا جاسکتا، دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے، کیمرے کی تصویر بھی اپنے نتیجے اور اثر کے اعتبار سے ہاتھ کی تصویر سے قطعاً مختلف نہیں بلکہ کیمرے کی تصویر صفائی، حسن اور جاذبیت کے اعتبار سے ہاتھ کی تصویر سے کہیں زیادہ بہتر اور کہیں زیادہ فتنہ انگیز ہے اور کیمرے کی ایجاد نے تصویری فتنے کو جتنا عام اور خطرناک بنادیا ہے، چند سال پہلے تک اس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔

اس لئے یہ موقف یکسر غلط اور بے بنیاد ہے، اسے کسی لحاظ سے بھی صحیح قرار نہیں دیا جاسکتا۔

بعض علماء نے ایک اور طرح سے تصویر کی دو قسمیں بنائی ہیں، ایک تو وہ جو ٹی وی پر نشر کرنے کے لئے پہلے اسٹوڈیو میں بطور فلم تیار کرلی جاتی ہے اور پھر اسے ٹی وی پر ریلیز کردیا جاتا ہے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ پہلے اسٹوڈیو میں کسی قسم کی فلم تیار نہیں کی جاتی بلکہ براہ راست ٹی وی پر پروگرام نشر کردیا جاتا ہے۔ یہ علماء اس دوسری صورت کو جائز قرار دے کر ٹی وی پروگراموں میں شرکت کو جائز سمجھتے ہیں۔

ایک تیسری رائے یہ ہے کہ تصویر بہرصورت حرام ہے اور اضطراری صورت کے علاوہ تصویر کشی کی قطعاً اجازت نہیں ہے، ان علماء کا کہنا ہے کہ کسی بھی نیک مقصد کے لئے ناجائز ذریعہ اور وسیلہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہے، اچھے مقصد کے لئے ذریعہ بھی جائز ہی ہونا چاہئے، کیونکہ ہم جائز حدود میں رہ کر ہی کام کرنے کے مکلف ہیں، اس سے زیادہ کے ہم مکلف ہی نہیں ہیں کیونکہ:

”لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا“ (البقرہ)

اس لئے اگر ہم جائز حدود میں رہتے ہوئے تبلیغ و دعوت میں کوتاہی نہیں کرتے تو قطع نظر اس کے کہ ہمیں کامیابی حاصل ہوتی ہے یا نہیں، عنداللہ ماجور ہی ہوں گے ماخوذ نہیں۔ اور اگر ہم حدود شکنی کرکے اپنے دائرہ تبلیغ کو وسعت دے دیتے ہیں تو کامیابی یا ناکامی کا علم تو اللہ ہی کو ہے، لیکن ہم شاید مواخذہ الٰہی سے نہ بچ سکیں، کیونکہ حکم الٰہی ہے:

”ومن یتعد حدود اللہ فاؤلئک ھم الظالمون۔“

ترجمہ: ”اللہ کی حدوں سے تجاوز کرنے والے ظالم ہیں۔“

اور ظالم اللہ کے ہاں مجرم متصور ہوں گے نہ کہ محسن (اچھا کام کرنے والے)۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے جوا اور شراب کی حرمت کے بابت سوال کے جواب میں فرمایا ہے:

”فیھما اثم کبیر ومنافع للناس۔“ (البقرہ)

ترجمہ: ”ان دونوں میں بہت گناہ ہے اور لوگوں کیلئے کچھ فائدے بھی ہیں۔“

اس جواب میں ایک نہایت اہم اصول کی طرف راہنمائی فرمائی گئی ہے کہ کچھ نہ کچھ فوائد تو ہر چیز میں ہوتے ہیں، لیکن دیکھنا یہ ہے کہ فوائد کے مقابلے میں نقصان اور ضرر کتنا ہے؟ اگر ضرر کی مقدار زیادہ ہوگی تو وہاں فوائد کو نظر انداز کرکے نقصان کو اہمیت دی جائے گی اور اس کے پیش نظر اس کی حرمت کا فیصلہ کیا جائے گا۔

اسلامی چینل کے قیام کا ایک بڑا نقصان یہ ہوگا کہ جو گھرانے ابھی تک ٹی وی سے محفوظ ہیں، اس بہانے ان گھروں میں بھی ٹی وی آجائے گا، اور اس کے بے ہودہ پروگراموں سے پھر ان کے بچے بھی ”محفوظ“ نہ ہوں گے، جن کو ابھی تک ان کے والدین نے اس لعنت سے بچایا ہوا تھا۔

دوسرا نقصان یہ ہوگا کہ شادی بیاہوں میں جو ویڈیو اور مووی فلموں کا طوفان آیا ہوا ہے، اس کی شدت و وسعت میں اور اضافہ ہوجائے گا، عوام کی اکثریت فقہی باریکیوں سے تو آشنا ہوتی نہیں ہے، وہ علماء کے ٹی وی چینل پر جلوہ افروز ہونے کو اپنے بے مقصد اور بلاضرورت شادی بیاہ کی تقریبات کی فلم سازی کے لئے وجہ جواز بنالیں گے۔

تیسرا نقصان یہ ہوگا کہ مذہبی جماعتوں کے قائدین اور راہنماؤں کے اندر بھی اخبارات میں اپنی تصویروں کی اشاعت کا اور اپنے پروگراموں کی ویڈیو فلمیں بنانے کا شوق بڑھتا جارہا ہے، ٹی وی کے اذن عام سے اس غیر شرعی رجحان کی بھی حوصلہ افزائی ہی ہوگی، جب کہ ضرورت اس رجحان کی حوصلہ شکنی کی ہے۔

چوتھا نقصان یہ ہوگا کہ عوام میں تصویر کی حرمت کا تصور ہی ختم ہوتا جارہا ہے، ٹی وی کی اجازت سے اس عوامی رجحان کی مزید حوصلہ افزائی ہوگی۔

اس طرح کے اور بھی متعدد نقصانات ہیں جو ٹی وی چینل کے جواز سے ہوں گے، ان کے مقابلے میں فوائد کیا ہوں گے؟ وہ موہوم ہیں، یقینی نہیں ہیں، جب کہ مذکورہ نقصانات یقینی بھی ہیں اور حرمت کے فتویٰ کے باوجود ان کا ارتکاب بھی عام ہے۔

باقی رہ گیا مسئلہ اضطرار کی صورت میں تصویر سازی کے جواز کا، اس کے لئے ایک فقہی اصول کا حوالہ دیا جاتا ہے ”الضرورات تبیح المحذورات“ ... ضرورتیں ممنوعہ چیزوں کو بھی جائز کردیتی ہیں... یہ اصول بجائے خود درست ہے لیکن قابل غور بات یہ ہے کہ ٹی وی پروگراموں میں حصہ لینا کیا واقعی ایسی ضرورت ہے کہ جس کے بغیر

چارہ نہ ہو؟ کیا آڈیو کے ذریعے سے یہ کام ایک عرصے سے نہیں ہورہا ہے؟ اور کیا آڈیو کا ذریعہ ہی تبلیغ و دعوت کے لئے کافی ہے؟ مسلمان قوم اس وقت جس پستی میں گری ہوئی ہے، وہاں علماء کے مواعظ و نصائح اس کے لئے یکسر غیر موثر ہیں، علمائے کرام اپنے خطبات و دروس میں جلسہ ہائے سیرت میں اور عام تقاریر و خطابات میں، اسی طرح دینی رسائل و جرائد اور اپنی تالیفات و تصانیف میں سالہا سال سے مسلسل قوم کی اصلاح و تطہیر اور تصفیۂ عقائد کا کام کررہے ہیں، لیکن قوم عقائد سے لے کر اخلاق و کردار تک ہر معاملے میں دن بدن اصلاح پذیر ہونے کے بجائے زوال پذیر ہے، ترقی کے بجائے روبہ انحطاط ہے اور دین کے قریب آنے کے بجائے اس سے دور ہوتی جارہی ہے، اگر ویڈیو کا ذریعہ اختیار کرلیا جائے تو اس سے کیا اس کی اصلاح کا آغاز ہوجائے گا؟ اس کا عقیدہ و عمل صحیح ہوجائے گا؟ اس کی ترجیحات تبدیل ہوجائیں گی؟ دنیا کے مقابلے میں آخرت کی فکر اس پر غالب آجائے گی؟

ہمیں تو اس تبدیلی کے دور دور تک کوئی آثار نظر نہیں آتے۔ ورنہ اضطرار کی صورت میں حرام کے حلال ہونے کا اصول تو خود قرآن کریم میں موجود ہے:

"فمن اضطر غیر باغ ولا
عاد فلا اثم علیہ" (البقرہ)

لیکن تبلیغ و دعوت کے لئے ٹی وی پر آنے کو نہ ایسی ناگزیر ضرورت ہی قرار دیا جاسکتا ہے، اور نہ اضطراری کہ جس سے حرمت کا حکم حلت میں تبدیل ہوجائے۔

بہرحال زیر بحث مسئلے کی یہ دو صورت حال ہے جس پر راقم کافی غور و خوض اور مختلف مجالس مذاکرہ میں شرکت کے بعد پہنچا ہے، اس سلسلے کی ایک مجلس مذاکرہ حکیم حامد اشرف صاحب کی دعوت پر جامعہ تعلیمات اسلامیہ فیصل آباد میں جو ۲۰۰۷ء میں ہوئی تھی، اس میں علماء کی اکثریت نے اس رائے کا اظہار کیا تھا کہ علماء کو ٹی وی پروگراموں میں حصہ لینا چاہئے، اس کے بعد ملی مجلس شرعی کے ایک اجلاس منعقدہ (۴/نومبر ۲۰۰۷ء) میں اس مسئلے پر غور و خوض ہوا جو جامعہ اشرفیہ لاہور میں ہوا تھا، اس میں فیصلہ کیا گیا کہ اہل سنت کے تینوں مکاتب فکر (دیوبندی، بریلوی اور اہل حدیث) کے علماء کا مشترکہ وسیع تر اجلاس بلایا جائے، چنانچہ یہ اجلاس ۱۳/اپریل ۲۰۰۸ء کو مفتی محمد خان قادری کے مدرسہ جامعہ اسلامیہ جوہر ٹاؤن لاہور میں ہوا، جو صبح دس بجے سے شام پانچ بجے تک جاری رہا، اس میں متعدد علمائے کرام نے شرکت کی اور مذاکرے میں حصہ لیا، اس میں بھی یہی فیصلہ کیا گیا کہ حالات کا تقاضا ہے کہ علماء ٹی وی کے محاذ کو دفاع اسلام کے لئے استعمال کریں اور اسے دشمنان اسلام ہی کے لئے مخصوص نہ رہنے دیں۔

گویا راقم الحروف اور اس کے ہمنوا بعض علماء کی رائے کے برعکس علماء کی اکثریت اس بات پر مصر ہے کہ تبلیغ و دعوت کے لئے الیکٹرونک میڈیا کا استعمال کیا جانا چاہئے، وہ اسے اضطرار اور ضرورت مبیحہ کے تحت جواز کا درجہ دیتے ہیں۔

یہ رائے اگرچہ محل نظر ہی ہے، جیسا کہ اوپر اس کی تفصیل گزر چکی ہے، اس لئے علمائے کرام اور دیگر مخلصان اسلام کی خدمت میں ہماری یہی گزارش ہے کہ وہ اس کے جواز کو شرح صدر اور خوش دلی کے ساتھ تسلیم نہ کریں، بلکہ اسے وہی حیثیت دیں جو شناختی کارڈ اور پاسپورٹ یا ڈرائیونگ لائسنس وغیرہ ضروریات کے لئے فوٹو کی حیثیت ہے، ممکن ہے اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص کے پیش نظر ٹی وی تصویر سے بھی درگزر فرمادے، جیسے اس سے شناختی کارڈ وغیرہ کی تصویر میں ہمیں معافی کی امید ہے۔ ☆☆☆

تقریب تقسیم انعامات

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے زیر اہتمام جامع مسجد اقصیٰ و مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ شاہ لطیف ٹاؤن لانڈھی میں سہ ماہی امتحانات کے نتائج کے سلسلہ میں ایک تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں اوّل، دوم، سوم آنے والے طلباء و طالبات میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی استاذ الحدیث مولانا محمد اعجاز تھے، جبکہ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد اسحاق خطیب مسجد اقصیٰ نے انجام دیئے۔ مولانا محمد اعجاز صاحب نے کامیاب طلباء و طالبات کو مبارکباد دیتے ہوئے عظمت قرآن کریم، فضائل حفظ قرآن اور مسلمانوں کی ذمہ داری پر مفصل بیان کیا۔ اہل محلہ اور قرب و جوار کے مسلمانوں کی کثیر تعداد نے اس تقریب میں شرکت کی۔ مولانا حفیظ اللہ، مولانا عبدالماجد، جناب انور شاہ اور دوسرے معززین نے مہمان خصوصی سے ملاقات کرکے اس پسماندہ علاقہ میں مسجد و مدرسہ اور دفتر ختم نبوت کے قیام کے فیصلہ کو سراہا۔ اکابرین ختم نبوت اور تمام ساتھیوں کو اپنے مکمل تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ آخر میں ۲۴ طلباء و طالبات میں قیمتی انعامات تقسیم کئے گئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کی دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

نئی ویب سائٹ کا اجرا

www.khatm-e-nubuwwat.com.pk

ندیم نواب

الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اور ختم نبوت کے ساتھیوں کی معاونت سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے نئی ویب سائٹ: www.khatm-e-nubuwwat.com.pk کا اجرا کر دیا ہے۔ اس ویب سائٹ سے ساتھی مندرجہ ذیل فولڈرز پر جا کر استفادہ کر سکتے ہیں:

تعارف، Introduction

عقیدۂ ختم نبوت کیا ہے؟ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقاصد اور اہداف کیا ہیں؟ عقیدۂ ختم نبوت اور جماعت ختم نبوت کا مکمل تعارف حاصل کیجئے۔

کتابیں، Books

ختم نبوت کے موضوع پر لکھی جانے والی انتہائی قیمتی اور نایاب کتابیں ایک کثیر تعداد میں اس میں مکمل طور پر موجود ہیں، اتنی تعداد میں کتابیں لائبریری میں لا کر رکھنے پر زر کثیر خرچ ہوتا ہے، مگر اس سائٹ کے ذریعے آپ گھر بیٹھے مفت پڑھ سکتے ہیں، اپنی معلومات وسیع کر سکتے ہیں اور محاذ ختم نبوت کا کامیاب جاں نثار بن سکتے ہیں۔

نعتیں، نظمیں

حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول مقبول کا بیش بہا ذخیرہ جب چاہیں جہاں چاہیں ختم نبوت کی ویب سائٹ کھولیں اور اپنی پسندیدہ حمد ونعت سے محظوظ ہوں۔

ویوز اینڈ نیوز، Views&News

ختم نبوت سے متعلق تمام خبروں سے باخبر رہئے اور اس کے علاوہ مختلف علماء کرام، مصنف اور دانشوروں کے لکھے ایڈیٹوریل بھی ملاحظہ کیجئے۔

فہرست کتب، Books List

ختم نبوت کے موضوع پر لکھی جانے والی ۱۲۰۰ کتابوں کی فہرست مع ان کے مختصر تعارف کے کس کتاب میں کیا ہے؟ اور اس کا مصنف کون ہے، تعارف پڑھئے اور منتخب کیجئے آپ نے کون سی کتاب پڑھنی ہے؟

خدمات درکار

Services Required

جو حضرات بھی ختم نبوت کے لئے اپنی خدمات پیش کرنا چاہیں یا لائف ٹائم ممبر بننا چاہیں اس فائل میں موجود فارم کو پُر کر کے ہمیں ای میل، فیکس یا پوسٹ کر دیں۔

میگزین، Magazine

اس فائل میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے شائع کیے جانے والے رسائل ہفت روزہ ختم نبوت اور ماہنامہ لولاک پابندی کے ساتھ اپ لوڈ کر دیئے جاتے ہیں، جن قارئین نے اب تک یہ رسائل نہیں لگوائے وہ ان کا مطالعہ اس ویب سائٹ پر کر سکتے ہیں۔

پوچھئے، Ask Questions

چاہے مسلمان ہوں یا قادیانی، اپنے ذہن میں موجود کسی بھی اشکال کو فوراً رفع کرنے کے لئے اپنا سوال ای میل کر دیں، آپ کی تشفی کے لئے ختم نبوت کے مستند علماء کرام، رات دن موجود ہیں۔

بیانات، Bayanat

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نور اللہ مرقدہ، حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ، مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ، حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمٰن شہیدؒ و دیگر اکابرین کے ریکارڈ شدہ یادگار بیانات آڈیو پر سنئے۔

ردِ قادیانیت اور مولانا مفتی محمد شفیعؒ کی خدمات

پروفیسر ڈاکٹر مدثر احمد

برصغیر کی تاریخ میں نظریہ اسلام کے خلاف جو بھی سازشیں ہوئیں ان میں سب سے بڑی سازش مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروؤں کے ذریعے کروائی گئی۔ کفر کا یہ فتنہ دجل و فریب اور عیاری و مکاری کے لباس میں ظاہر ہوا۔

فتنہ مرزائیت اپنے اندر کئی مقاصد لئے ہوئے تھا۔ علمائے ہند اور مسلمان عوام' انگریزی حکومت کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھے اور انگریز مسلمانوں کو کسی صورت برداشت کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ لہٰذا انگریزوں کی طرف سے نت نئے مسائل میں مسلمانوں کو الجھانے کی کوشش کی جاتی تھی۔ اہلحدیث' بریلوی' دیوبندی اور شیعہ کی صورت میں ہندوستان کے اندر فرقہ بازی پہلے سے موجود تھی۔ جس کو انگریزی حکومت جاہل مولویوں کے ہاتھوں بھڑکاتی رہتی تھی لیکن اب اس نے مسلمانوں کی توجہ آزادی ہند سے ہٹانے کے لئے نیا منصوبہ نئی نبوت کی صورت میں تیار کرایا کہ اگر علمائے ہند کی سرگرمیاں اس فتنہ کو مٹانے کے لئے صرف ہوں گی تو ان کی توجہ انگریزی حکومت سے ہٹ گی:

"اس قسم کے تفرقات انگریزوں کے لئے مفید مطلب تھے وہ چاہتے تھے کہ ان کے محکومین ایسے پروپیگنڈوں میں اس حد تک الجھے رہیں جہاں تک ملکی امن و امان کو کسی خطرے کا اندیشہ نہ ہو۔"

(قادیانی مسئلہ اور اس کے مذہبی سیاسی اور معاشرتی پہلو' پروفیسر ابوالاعلیٰ مودودی)

انگریز اپنے مقصد میں کامیاب رہا۔ مسلمان علماء اس ساری صورت حال کو سمجھنے کے باوجود مجبور تھے کہ کذاب مرزا کی حقیقت اور اصلی چہرہ کو بے نقاب کریں۔ آغاز میں اس فتنہ پر زیادہ توجہ نہ دی گئی اور یہ فتنہ پھیلنے پھولنے لگا تو علماء نے محسوس کیا کہ اگر بروقت اس کا علاج نہ کیا گیا تو یہ ناسور پھیلتا چلا جائے گا' اس کے لئے مختلف سمتوں سے انفرادی کوششیں جاری رہیں لیکن باقاعدہ منظم طریقہ سے قادیانیت کے خلاف مولانا انور شاہ کشمیریؒ نے کام کا آغاز کیا۔

انظر شاہ مسعودی لکھتے ہیں:

"علامہ انور شاہ کشمیری جو قادیانیت کے دور شباب میں دارالعلوم دیوبند کے صدر نشین تھے۔ آپ نے اس فتنہ کی اہمیت کو پوری طرح محسوس کیا اور قلب بریاں کے ساتھ اسلام کے تحفظ و حفاظت کے لئے کھڑے ہوگئے۔ سب سے پہلے آپ نے اپنے تلامذہ کی مستقل جماعت تیار کی جنہوں نے تقریر و تحریر دونوں محاذ پر قادیانیت کا بھرپور مقابلہ کیا۔" (انظر شاہ مسعودی "نقش دوام" سوانح علامہ انور شاہ کشمیریؒ)

انظر شاہ مسعودی مزید لکھتے ہیں:

"آپ ان تلامذہ سے اپنی نگرانی میں بیش قیمت کتابیں لکھواتے اور آپ کی تصحیح و تائید کے بعد وہ کتابیں شائع ہوتیں۔ تردید قادیانیت کا یہ ذوق حلقہ تلامذہ میں اس درجہ استوار کر دیا تھا کہ پھر جہاں کہیں آپ کا کوئی شاگرد پہنچا' اس نے قادیانیت کی تردید کو ایک اسلامی فریضہ سمجھا۔ مفتی محمد شفیع اور مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ مولانا بدر عالم' مولانا محمد انوریؒ مولوی ابوالعرفان شاہ جہانپوری یہ کچھ نام اس پرجوش حلقہ کے ہیں جسے علامہ نے قادیانیت کے خلاف صف آراء کیا تھا۔" (مولانا خان محمد روداد مقدمہ مرزائیہ بہاولپور)

مولانا منظور نعمانیؒ' علامہ کشمیریؒ کی طرف سے فتنہ قادیانیت کے لئے منتخب شدہ ٹیم کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس کام کے لئے حضرت استاذ (انور شاہ کشمیریؒ) نے جن حضرات کو خصوصیت سے منتخب کیا تھا ان میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ کا خاص مقام تھا۔"

(مولانا محمد منظور نعمانی "چند یادیں")

حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ نے رد قادیانیت کے لئے جو کام کیا ہے اس کو مندرجہ ذیل چند پہلوؤں پر تقسیم کیا جاسکتا ہے:

۱:...... تصنیف و تالیف کے ذریعے سے ختم نبوت کا تحفظ اور رد قادیانیت

۲:...... مسند دارالافتاء سے قادیانیوں کی دینی حیثیت کی تشخیص۔

۳:...... دعوت و تبلیغ اور مباحثہ کے ذریعے سے

ردقادیانیت۔

عدالت میں شہادت' ختم نبوت اور قادیانیت۔

تصنیف وتالیف کے ذریعے ختم نبوت کا تحفظ

۱۳۴۰ھ میں فتنہ قادیانیت پورے ہندوستان اورخصوصاً پنجاب میں ایک طوفانی صورت اختیار کئے ہوئے تھا' ان دنوں مفتی صاحب دارالعلوم دیوبند میں تعلیم سے فارغ ہوکر تدریس کا سلسلہ شروع کرچکے تھے اورحضرت علامہ انورشاہ کشمیریؒ پراس فتنہ کابہت اثر تھا اوروہ اس کے تدارک کے لئے کسی حل کی تلاش میں تھے اوراس سلسلہ میں پریشان رہتے تھے۔ مولانا مفتی محمد شفیع صاحبؒ حضرت انور شاہ کشمیریؒ کی پریشانی کی تفصیل یوں بیان فرماتے ہیں:

''ایک روز استاد محترم حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کی خدمت میں حاضر ہوا توان کی دائمی عادت کے خلاف یہ دیکھا کہ ان کے سامنے کوئی کتاب زیر مطالعہ نہیں' خالی بیٹھے ہوئے ہیں اور چہرے پر فکر کے آثار نمایاں ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیسا مزاج ہے فرمایا کہ بھائی مزاج کا کیا پوچھتے ہو' قادیانیت کا ارتداد اور کفر کا سیلاب امنڈتا نظر آتا ہے' صرف ہندوستان میں نہیں' عراق وبغداد میں ان کا فتنہ تخت ہوتا جاتا ہے اور ہمارے علماء عوام کو اس طرف توجہ نہیں۔ ہم نے اس کے مقابلہ کے لئے جمعیت علمائے ہند میں یہ تجویز پاس کرائی تھی کہ دس رسالے مختلف موضوعات متعلقہ قادیانیت پر عربی زبان میں لکھے جائیں اوران کوطبع کراکران بلاد اسلامیہ میں بھیجا جائے مگراب کوئی کام کرنے والا نہیں ملتا اس کام کی اہمیت لوگوں کے خیال میں نہیں۔ مفتی صاحبؒ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا کہ اپنی استعداد پر تو بھروسہ نہیں لیکن حکم ہوتو کچھ لکھ کر پیش کروں' ملاحظہ کے بعد کچھ مفید ہوتو شائع کیا جائے ورنہ بیکار ہے۔ ارشاد ہوا کہ مسئلہ ختم نبوت پر لکھو۔'' (ابن انور حیات انور ص:۲۵۱)

اس پر مفتی صاحبؒ نے عربی زبان میں سو صفحات پر مبنی ایک کتاب لکھ کر آپ کی خدمت میں پیش کی' جس کی حضرت شاہ صاحب نے بہت تعریف کی اوراس کا نام ''ہدیۃ المہدیین فی خاتم النبیین'' تجویز فرمایا اوراسے شاہ صاحب نے ہی طبع کرواکر مصروشام اورعراق کے مختلف مقامات پر بھجوایا۔

(محمد یوسف لدھیانوی مفتی اعظم اورتردید قادیانیت)

ردقادیانیت میں یہ مفتی صاحب کی گویا پہلی کاوش تھی۔ قادیان میں ختم نبوت کے سلسلے میں جلسہ تھا۔ علامہ انورشاہ کشمیریؒ کے علاوہ دیوبند سے ایک پوری ٹیم اس میں شریک تھی۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے نماز فجر کے بعد نشست میں اپنے چند مخصوص طلبہ کو خطاب فرمایا کہ: ''زمانہ کو الحاد کے فتنوں نے گھیرلیا ہے اورقادیانی دجال کا فتنہ ان سب میں زیادہ شدت اختیار کرتا جاتا ہے۔ اب ہمیں افسوس ہوتا ہے کہ ہم نے اپنی عمروتوانائی کا بڑا حصہ اوردرس حدیث کا اہم موضوع حنفیت' شافعیت کو بنائے رکھا' ملحدین اور زمانہ کے وساوس کی طرف توجہ نہ دی' حالانکہ ان کا فتنہ مسئلہ حنفیت وشافعیت سے کہیں زیادہ اہم تھا۔''

حضرت شاہ صاحبؒ نے اپنے تلامذہ سے کہا کہ: ''میرے پاس قادیانیوں سے متعلق کچھ مواد ہے میں اسے تصنیف کی صورت میں مدون کروں تو میرا طرز ایک خالص علمی اصلاحی رنگ ہے اورزمانہ قحط الرجال کا ہے اس طرح کی تحریر کو پسند نہیں کیا جاتا' کیونکہ مجھے اس سے قبل رسالہ ''قرأت فاتحہ خلف الامام'' کے بارے میں تجربہ ہے۔ آپ لوگ اگر کچھ ہمت کریں تو وہ جمع شدہ مواد آپ لوگوں کو دے دوں تاکہ آپ اس سلسلہ میں اپنے طرز تحریر سے قادیانیت کے خلاف لکھیں۔''

اس نشست میں مولانا بدر عالمؒ' مولانا محمد ادریس' مولانا سید مرتضیٰ حسن رحمہم اللہ کے علاوہ حضرت مفتی محمد شفیعؒ بھی تشریف فرما تھے۔ حضرت شاہ صاحب نے اس فتنہ کے استیصال کے لئے اپنے تلامذہ کو درج ذیل موضوعات پر لکھنے کے لئے فرمایا:

۱:..... مسئلہ ختم نبوت' ۲: حیات مسیحؑ

۳:..... مرزا کی زندگی' اخلاق' دعویٰ نبوت و وحی اور متضاد قسم کے دلائل اوردعوات۔

حضرت شاہ صاحب نے موضوعات کو تلامذہ میں تقسیم کردیا اورراہنمائی اورمواد کے سلسلہ میں فرمایا کہ دیوبند واپسی پر جاکر آپ لوگ مجھ سے حاصل کرلیں۔

یہ مجلس اس قدر پرتاثیر تھی کہ مندرجہ بالا چاروں حضرات کے دلوں پر اس مجلس کا خاصا اثر ہوا اورتمام تلامذہ نے حضرت شاہ صاحبؒ کے حکم کی تعمیل کی اورردقادیانیت کے لئے بھرپور تحریری صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ (حیات انور' مفتی اعظم اورتردید قادیانیت)

حضرت مفتی صاحب نے حضرت شاہ صاحب ہی کے حکم پر اردو میں ''ختم نبوت فی القرآن' ختم نبوت فی الحدیث' اورختم نبوت فی الآثار'' کے تین حصوں پر مشتمل مسئلہ ختم نبوت پر ایک مستقل کتاب لکھی' یہ تینوں رسالے پہلی مرتبہ ۱۳۴۴ھ سے ۱۳۴۵ھ تک شائع ہوئے۔ اس کے ساتھ حضرت مفتی صاحب نے دواورمضامین دعویٰ مرزا اورمسیح موعود کی پہچان اردو میں لکھ کر حضرت شاہ صاحب کی خدمت

میں پیش کیے۔ ان رسائل کی مقبولیت اور ان کی وجہ سے قادیانیوں کے مسلمان ہونے کی اطلاع پر حضرت شاہ صاحب ”مفتی محمد شفیع کو دعائیں دیتے تھے۔

حضرت شاہ صاحبؒ کی ترغیب پر مفتی صاحبؒ نے ختم نبوت کے تحفظ اور رد قادیانیت کو اپنا مشن بنایا اور اس سلسلے میں قادیانیوں کی طرف سے پیدا کردہ ابہام کو دور کرنے کے لئے آپ مسلسل لکھتے رہے۔

فتنہ قادیانیت پر مفتی محمد شفیعؒ کی تصانیف کا جائزہ

ہدیۃ المہدیین:

آپ کی یہ تصنیف عربی میں ہے حضرت انور شاہ صاحب کی ترغیب پر لکھی گئی' اس کتاب میں قرآن کریم کی ۳۲ آیات' ۱۱۶۴ احادیث' ۶ صحابہ کرامؓ اور بے شمار اکابر سلف کی تصریح بیان کی گئی ہے اور آخر میں کتب سابقہ سے مسئلہ ختم نبوت پر نقول پیش کی گئی ہیں۔ یہ رسالہ ۱۳۴۲ھ میں دیوبند سے شائع ہوا' اس پر حضرت انور شاہ صاحبؒ اور مفتی عزیز الرحمٰنؒ کے علاوہ بھی علماء کرام کی طرف سے تقریظات لکھی گئی ہیں۔ (محمد اشرف خان' حکیم الامت حضرت تھانویؒ کے علمی جانشین)

ختم نبوت کامل:

یہ کتاب گویا ”ہدیۃ المہدیین“ کا اردو ایڈیشن ہے لیکن ہدیۃ المہدیین مختصر ہے اور یہ معلومات کے اعتبار سے خاصی وسیع ہے۔ تقریباً چار سو صفحات پر مشتمل ہے' اس کے تین بڑے حصے ہیں: ختم نبوت فی القرآن' ختم نبوت فی الحدیث' ختم نبوت فی الآثار۔ پہلے حصے میں قرآن مجید کی ننانوے آیات مع تشریح و تفسیر کے درج کی گئی ہیں اور ختم نبوت کا مسئلہ ثابت کیا گیا ہے۔ دوسرے حصے میں ۲۱۰ احادیث سے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور تیسرے حصے یعنی ختم نبوت فی الآثار میں صحابہ کرامؓ' تابعین' ائمہ مجتہدین' فقہائے کرامؒ' محدثین' مفسرین' صوفیاء' متکلمین اور تمام مکاتب فکر کے اکابرین کی تصریحات کو جمع کیا گیا ہے۔

قادیانیوں کی طرف سے آیات اور احادیث کی جو تحریفات کی جاتی ہیں' ان کا بھی شافی جواب دیا گیا ہے۔ یہ کتاب تقسیم سے قبل ۱۹۳۵ء میں دیوبند سے شائع ہوئی اور آج بھی اسی نام سے شائع ہو رہی ہے۔ (مفتی محمد شفیع ختم نبوت کامل)

التصریح بما تواتر نزول المسیح:

حضرت انور شاہ صاحبؒ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے متعلق تمام احادیث کو تلاش کیا اور مفتی صاحبؒ کو مرتب کرنے کا حکم دیا۔ آپ نے ان احادیث کو ”التصریح“ کے نام سے مرتب کیا اور طویل مقدمہ تحریر فرمایا' جس میں علامات قیامت' ظہور مہدی' خروج دجال وغیرہ کے بارے میں احادیث جمع کی گئی ہیں۔ یہ کتاب آغاز میں دیوبند سے شائع ہوئی۔ پاکستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ نے اسے شائع کروایا اور اب اس کا ایک ایڈیشن ۳۵۰ صفحات پر مبنی مزید اضافوں کے ساتھ حلب سے شائع ہو چکا ہے۔ (علامات قیامت اور نزول مسیح)

اب مفتی محمد رفیع عثمانی مدظلہ نے ”علامات قیامت اور نزول مسیح“ کے نام سے اس کا اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے جو کہ چھپ چکا ہے۔ (ایضاً)

مسیح موعود کی پہچان:

قرآن مجید اور حدیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جتنی صفات بیان کی گئی ہیں' ان کا مرزا قادیانی کے ساتھ موازنہ کر کے ثابت کیا گیا کہ مسیح موعود حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے نہ کہ مرزا قادیانی۔ کیونکہ اس میں وہ کوئی بھی صفت نہیں پائی جاتی' یہ رسالہ دراصل ”التصریح“ کا اردو خلاصہ ہے۔

علم کی افضیلت

دس آدمیوں کی ایک جماعت نے حضرت علیؓ سے سوال کیا: علم اور دولت دونوں میں سے کسے برتری حاصل ہے؟ براہ کرم ہم سب کو الگ الگ جواب مرحمت فرمائیں۔ حضرت علیؓ نے دس جواب دیئے اور ہر جواب میں علم کی افضلیت ثابت کی:

(۱) دولت فرعونوں کا ورثہ ہے اور علم انبیاء کا عطیہ ہے، (۲) دولت کی حفاظت تم کرتے ہو اور تمہاری حفاظت علم کرتا ہے، (۳) جس کے پاس دولت و ثروت ہو اس کے بہت سے دشمن ہوتے ہیں اور جس کے پاس علم ہو اس کے بہت سے دوست ہوتے ہیں، (۴) دولت بانٹی جائے تو کم ہوتی ہے علم بانٹا جائے تو بڑھ جاتا ہے، (۵) دولت مند کنجوسی کی طرف مائل رہتا ہے اور عالم فیاضی کی طرف، (۶) دولت وقت کے ساتھ ساتھ گھٹتی ہے علم کبھی نہیں گھٹتا، (۷) دولت چرائی جا سکتی ہے، علم چرایا نہیں جا سکتا، (۸) دولت محدود ہے اس کا حساب رکھا جا سکتا ہے لیکن علم لامحدود ہے اس کی کوئی انتہا نہیں، (۹) دولت سے اکثر دل و دماغ پر سیاہی چھا جاتی ہے لیکن علم سے دل و دماغ جاگ اٹھتے ہیں، (۱۰) دولت نے فرعونوں اور نمرود جیسے خدائی کا جھوٹا دعویٰ کرنے والے پیدا کیے، علم نے انسان کو سچے معبود سے متعارف کرایا۔

مرسلہ: محمد فاروق قریشی

رسالہ وصول الافکار الی اصول الاکفار:

کفر اور اسلام کا معیار کیا ہے؟ کس مسلمان کو کس درجہ سے مرتد یا خارج از اسلام کہا جاسکتا ہے اور کون سی گمراہیاں انسان کو کفر تک پہنچا دیتی ہیں؟ ان سوالات کا جواب اس مقالہ کا موضوع ہے اور اس ضمن میں چکڑالوی' مرزائی اور آغا خانی فرقوں کی حیثیت بھی واضح کی گئی ہے۔

یہ رسالہ اولاً دارالاشاعت دیوبند سے ۱۳۵۱ھ میں شائع ہوا۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ' نے مفتی محمد شفیع کا یہ رسالہ اشاعت سے قبل پڑھا اور اس بارے میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی کو ایک خط لکھا:

"مولوی محمد شفیع صاحب نے اصول تکفیر میں ایک مختصر اور جامع' مانع اور نافع رسالہ لکھا ہے۔ بعض اجزاء میں' میں بھی الجھا تھا مگر ان کی تقریر و تحریر سے قریب قریب مسئلہ صاف ہوگیا۔ وہ عنقریب چھپ جائے گا۔ میں نے اس کا نام رکھا ہے: "وصول الافکار الی اصول الاکفار"

(مولانا اشرف علی تھانوی مکتوب بنام عبدالماجد دریا آبادی' جواہر الفقہ جلد دوم)

اب یہ رسالہ "جواہر الفقہ" جلد دوم کا حصہ بنادیا گیا ہے۔

ایمان اور کفر:

ایمان اور کفر کے بارے میں حضرت انور شاہ کشمیریؒ نے "اکفار الملحدین" کے نام سے ایک جامع کتاب تصنیف فرمائی تھی جو کہ عربی میں تھی اور رفعت علمی کی آئینہ دار تھی۔ عام آدمی کے لئے اس سے استفادہ ممکن نہ تھا۔ حضرت مفتی صاحب نے ایمان اور کفر کو قرآن کی روشنی میں حضرت شاہ صاحبؒ کی کتاب کو سامنے رکھ کر لکھی' لیکن اس میں مباحث کو کسی گروہ یا فرقے سے متعین کرنے کی بجائے عام کردیا۔

"اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جائے" اس جملہ کی وضاحت اور تشریح کرنے کی خواہش مفتی محمد شفیع کے ذہن میں پہلے سے تھی' لیکن قیام پاکستان کے بعد اس کی اشد ضرورت کے باعث انہوں نے اس موضوع پر مزید کچھ مباحث کو شامل کرکے اس مسئلہ کی تفصیل سے تشریح کی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

"اب جبکہ پاکستان میں قادیانی فتنہ نے نیا جنم لیا اور کفر و اسلام میں تلبیس کرنے والے پرانے شکاری نئے جال لے کر میدان میں آئے تو یہ مسئلہ اسلامیان پاکستان کے لئے از سر نو معرکہ بحث بن گیا' اس وقت ضرورت احساس دوچند ہوگیا۔"

(ایمان اور کفر قرآن کی روشنی میں)

کابل میں نعمت اللہ قادیانی کو ارتداد کے باعث سنگسار کیا گیا تو قادیانی اس سے سخت گھبرائے اور اسلام کے اس قطعی مسئلے کہ "مرتد کی سزا قتل ہے" سے انکار کردیا۔ اس رسالہ میں مرتد کی سزا کے مسئلے کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ بھی "جواہر الفقہ" میں شامل کردیا گیا ہے۔ (جواہر الفقہ جلد دوم)

مسند دارالافتاء سے ردِ قادیانیت:

حضرت مفتی صاحب برصغیر کے سب سے بڑے دارالعلوم کے صدر مفتی تھے۔ لہٰذا قادیانیوں کی طرف سے اٹھائے گئے سوالات سے متعلق مسلمان دیوبند ہی سے رجوع کرتے تھے اور مفتی صاحب ان سوالات کی تحقیق کرنے کے بعد جامع انداز سے جواب ارسال فرماتے تھے تاکہ مسلمان قادیانیوں کے دجل و فریب سے بچ سکیں۔ بعض ایسے سوالات جو زیادہ اہمیت کے حامل تھے' ان کے بارے میں لکھی گئی تحریریں تو باقاعدہ چھپ کر کتابی شکل میں ہمارے پاس موجود ہیں' لیکن بعض چھوٹے چھوٹے سوالات آپ کے فتاویٰ جات میں موجود ہیں' جس کا بہت بڑا حصہ چھپ چکا ہے' ان فتاویٰ جات کے اندر قادیانیوں کی شرعی حیثیت اور بعد میں ان کے پیدا کردہ شبہات کا جواب دیا گیا ہے۔

مثال کے طور پر قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے پر قادیانی گروہ جواباً اس حدیث کا حوالہ دیتے تھے: "لاتکفروا اهل قبلتک" تو مفتی صاحبؒ نے اس کی ایک پوری تحقیق نقل کی ہے اور اہل قبلہ کو کافر کہا جاسکتا ہے یا نہیں؟ اس کی پوری تفصیل دی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

"ان لفظوں کے ساتھ یہ جملہ کسی حدیث کی کتاب میں نظر سے نہیں گزرا لیکن اس مضمون کے جملے بعض احادیث میں وارد ہیں مگر قادیانی ان الفاظ کو ناتمام نقل کرکے اپنے کفر کو چھپانا چاہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس کی حیثیت اس سے زیادہ نہیں جیسے قرآن سے کوئی "لاتقربوا الصلوٰۃ" نقل کرے۔"

آپ اس کی مزید وضاحت فرماتے ہیں:

"جن احادیث میں اس قسم کے الفاظ آئے ہیں ان کے ساتھ قید بھی مذکور ہے یعنی "بذنب اور بعمل" وغیرہ۔ جس کی غرض یہ ہے کہ کسی گناہ اور معصیت کی وجہ سے اہل قبلہ کو کافر مت کہو' چنانچہ بعض روایات میں اس کے بعد ہی یہ لفظ بھی مذکور ہے: "الا ان تروا کفرا بواحا" یعنی جب تک کفر صریح نہ دیکھو کافر مت کہو خواہ گناہ کتنا بھی سخت کرے۔"

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مفتی محمد شفیع)

اس طرح کے دیگر فتاویٰ جات جو قادیانیوں کے بارے میں ہیں مثلاً:

۱:..... قادیانی مرزائی لاہوری مرزائی اہل قبلہ اور کلمہ گو مسلمان ہیں یا نہیں؟

۲:..... "لو کان عیسیٰ و موسیٰ حیین" اس سے مراد حضرت عیسیٰ کی وفات لازم نہیں آتی ہے اور قرآنی آیت "قد خلت من قبلہ الرسل" سے حضرت عیسیٰ کی وفات پر قادیانی استدلال کرتے تو لوگ اس کی وضاحت کے لئے مفتی صاحب سے رابطہ فرماتے تھے۔ اسی طرح قادیانی شیخ محی الدین ابن عربی کا یہ فرمان لوگوں کو بتاتے کہ "لا نبی بعدی" کے یہ معنی ہیں کہ تشریعی نبوت ختم ہو چکی ہے لہٰذا غیر تشریعی نبوت ختم نہیں ہوئی۔

اس طرح کے سوالات اور شبہات کا جواب آپ کے فتاویٰ جات میں دیا گیا ہے یا روزمرہ کے وہ سوالات جن میں مسلمان پوچھتے تھے کہ مرزائی لڑکی سے شادی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ مرزائیوں کو رشتہ دیا جا سکتا ہے یا نہیں؟ اس طرح کے سوالات آپ انفرادی طور پر بھی دیتے تھے جن کی تعداد کافی زیادہ ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

دعوت و تبلیغ، مباحثہ و مناظرہ سے رد قادیانیت:

حضرت انور شاہ کشمیریؒ صاحب کی فتنہ قادیانیت کے بارے میں خاص توجہ سے ۱۳۴۳ھ قادیانیت سے متعلق ہر مسئلہ پر مختلف طرز و انداز سے بیسیوں رسائل شائع ہو چکے تھے۔ علمی انداز سے اس مسئلہ کو لٹریچر کے ذریعے سے خوب واضح کر دیا گیا تھا، لیکن چونکہ قادیانی مبلغین کا انداز عوام میں اور خصوصاً دینی لحاظ سے نسبتاً ناخواندہ لوگوں کو گلیوں، محلوں میں گھوم پھر کر گمراہ کرتے تھے اور گمراہ ہونے والے لوگ عام طور پر علمی تحقیق کرنے کے نہ تو اہل ہوتے تھے اور نہ ہی اس کی ضرورت محسوس کرتے تھے۔ لہٰذا آپ نے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت اور قادیانیت کے فریب کو واضح کرنے کے لئے پنجاب و سرحد کے تفصیلی دورہ کا پروگرام مرتب کیا۔

دورۂ پنجاب و سرحد:

حضرت شاہ صاحبؒ نے دورۂ پنجاب و سرحد کا جو دورہ ترتیب دیا تھا، اس میں شاہ صاحبؒ کے علاوہ حضرت مفتی محمد شفیعؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا سید مرتضیٰ حسنؒ، مولانا قاری محمد طیبؒ، مولانا بدر عالمؒ، مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور مولوی محمد نعیم، حضرت شاہ صاحبؒ کے ہمراہ تھے۔ (روداد مقدمہ مرزائیہ بہاولپور)

حضرت انور شاہ کشمیریؒ کے ساتھ دورہ کرنے والی اس ٹیم کے بارے میں مفتی محمد شفیعؒ فرماتے ہیں:

"یہ علم کے پہاڑ اور تقویٰ کے پیکر پنجاب کے ہر بڑے شہر میں پہنچے اور مرزائیت کے متعلق اعلان حق کیا، منکرین کو دفع شبہات کی دعوت دی، لدھیانہ، امرتسر، لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، ایبٹ آباد، مانسہرہ، ہزارہ، کوئٹہ وغیرہ میں ان حضرات کی بصیرت افروز تقریریں ہوئیں۔ مرزائی دجال جو آئے دن مناظرہ و مباہلہ کے چیلنج عوام کو دکھانے کے لئے پھرتے تھے ان میں سے ایک بھی سامنے نہ آیا، معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس جہاں میں نہیں ہیں، اس پورے سفر میں عام مسلمانوں نے "جاء الحق وزھق الباطل" کا منظر گویا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔" (روداد مقدمہ مرزائیہ بہاولپور)

قادیان میں سالانہ جلسے:

امرتسر و پٹیالہ و لدھیانہ کے علماء کی تجویز تھی کہ قادیان کے مسلمانوں کے ایمان کے تحفظ کے لئے اور مرزائی فتنہ کے استیصال کے لئے خود قادیان کے اندر سالانہ جلسہ ہونا ضروری ہے تا کہ مرزائیوں کی طرف سے عوام کو فریب میں ڈالنے والے مناظرے اور مباہلے کے چیلنج جو اکثر چھپتے رہتے ہیں ان کی اصل اور حقیقت لوگوں کو معلوم ہو سکے۔

مفتی محمد شفیع صاحبؒ فرماتے ہیں:

"حضرت ممدوح (علامہ انور شاہ کشمیریؒ) اکثر بذات خود ایک جماعت علمائے دیوبند کے ساتھ اس میں شرکت فرماتے تھے۔ احقر ناکارہ بھی اکثر ان میں حاضر رہا۔" (حیات انور صفحہ ۲۵۴)

مباحثوں اور مناظروں میں حضرت مفتی صاحب کی شرکت:

میرٹھ کے علاقہ اپنٹولی میں مولانا محمد منظور نعمانیؒ اور قادیانی مناظر عبدالرحمٰن خادم کے درمیان تین دن کا مناظرہ ہونا طے پایا۔ مناظرہ کے موضوعات یوں تھے: پہلے دن مسئلہ ختم نبوت پر، دوسرے اور تیسرے دن کہ صدق و کذاب مرزا پر یہ موضوعات اور ترتیب فریقین کے مقامی لوگوں نے پہلے سے طے کر دی تھی۔ مولانا محمد منظور نعمانیؒ اس مناظرہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"مناظرے میں ایک ایسے معاون کا وجود بہت مفید ہوتا ہے جس کی زیر بحث مسئلے کے مالہ و ماعلیہ پر خوب بھی پوری نظر ہو، حسب ضرورت و موقع کتابوں کے حوالے نکال کر مناظر کو دیتا رہے اور خود مناظر کو کتابوں سے حوالے نکالنے کا کام نہ کرنا پڑے۔

اس مناظرہ میں یہ مدد مجھے جیسی حضرت مولانا محمد شفیعؒ سے ملی کبھی کسی مناظرے میں ایسی مدد نہ مل سکی۔ معلوم ہوتا تھا کہ ختم نبوت کے موضوع سے متعلق جن حوالوں کی ضرورت پڑ سکتی تھی وہ مفتی

صاحب کو گویا حفظ تھے۔"

(مولانا محمد منظور نعمانی "چند یادیں")

مولانا محمد منظور نعمانیؒ لکھتے ہیں:

اس مناظرے میں تو میں ہی تھا لیکن حضرت مفتی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے گویا میرے لئے "روح القدس" بنادیا تھا۔" (مولانا محمد منظور نعمانی "چند یادیں")

فیروز پور پنجاب کا مناظرہ:

تقریباً ۱۳۴۴ھ کے زمانہ میں فیروز پور چھاؤنی پنجاب میں قادیانیوں کا ایک گروہ جمع ہوگیا تھا جو مسلمانوں کے ساتھ عام چھیڑ چھاڑ کرتا تھا۔ عام مسلمانوں کے ساتھ بحث و مباحثہ کرتا اور انہیں چیلنج دیتا۔ ضلع سہارنپور کے کچھ لوگ جو بوجہ ملازمت وہاں مقیم تھے انہوں نے مرزائیوں کی اس روز روز کی بحث کو ختم کرنے کے لئے مناظرے کی دعوت دی اور قادیانیوں نے سادہ لوح عوام کا معاملہ دیکھ کر بڑی دلیری سے اور چالاکی کے ساتھ مناظرہ قبول کرلیا اور اپنی مرضی کی شرائط تسلیم کرالیں۔

(حیات انور ص ۲۵ تا ۲۶۰ اور رودادِ مقدمہ مرزائیہ بہاولپور)

مفتی محمد شفیعؒ صاحب فرماتے ہیں:

"اب ہمارے پاس دو ہی راستے تھے کہ یا تو ان مسلمہ فریقین شرائط مناظرہ کے ماتحت مناظرہ کریں جو ہر حیثیت سے ہمارے لئے مضر تھیں یا پھر مناظرہ سے انکار کردیں کہ ہم ان شرائط کے ذمہ دار نہیں ہوسکتے جو بغیر ہماری شرکت کے طے کرلی گئی ہیں' لیکن دوسری شق پر مقامی مسلمانوں کو بڑی خفت اور سبکی تھی اور قادیانیوں کو اس پروپیگنڈا کا موقع ملتا کہ علماء نے مناظرہ سے فرار کیا۔ اس لئے ہم سب نے مشورہ کرکے مناظرہ کرنے کا فیصلہ کرلیا اور بذریعہ تار صورت حال کی اطلاع حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ کو دے دی۔" (روداد مقدمہ مرزائیہ بہاولپور)

مناظرہ شروع ہونے ہی والا تھا کہ حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ بھی جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے۔ آغاز سے قبل انہیں تمام معاملات سے آگاہ کیا گیا اور شرائط کے بارے میں بھی بتایا گیا تو حضرت شاہ صاحب فرمانے لگے کہ مرزائیوں اور قادیانیوں سے کہہ دیں کہ جتنی شرائط چاہیں منوالیں جتنی شرائط پہلے لگوائیں اتنی ہی اور بھی لگوالیں اور ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں' ہاں البتہ کبھی کسی شرط اور کسی طریق پر ایک مرتبہ سامنے آکر اپنے دلائل پیش کریں اور جواب سنیں اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھیں۔

علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے حکم پر اس کا اعلان کردیا گیا۔ مرزائی مناظرین میں سے ان کے سب سے بڑے مربی سرور شاہ کشمیری اور بڑے مناظر روشن علی اور عبدالرحمٰن مصری وغیرہ تھے۔

حضرت مفتی صاحب کے بقول یہ بات ہماری غیرت کے خلاف تھی کہ ہم اس مناظرہ میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کو پیش کرتے' پہلے دن مناظرہ مسئلہ ختم نبوت پر ہوا' جس میں مفتی محمد شفیعؒ نے جوابات دیئے دوسرے دن حضرت مولانا بدر عالمؒ اور مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے دوسرے مسائل پر مناظرہ کیا۔

اس مناظرہ کے بہت اثرات مرتب ہوئے کیونکہ زیادہ تر تعلیم یافتہ طبقہ تھا اور وہ محسوس کررہا تھا کہ قادیانی گروہ کسی بھی معاملہ میں اپنے دعوؤں کو ثابت نہیں کرسکا' جب کہ دوسری طرف سے ہر بات مدلل ہے۔ قادیانی گروہ کو وہاں سے ذلیل و رسوا ہوکر بھاگنا پڑا' تین روز اس مناظرے کے بعد مرزائی تو بھاگ گئے البتہ مسلمانوں نے بہت بڑا جلسہ عام کیا' جس میں حضرت علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے بھی خطاب فرمایا' بہت سے وہ لوگ جو قادیانی دجل کا شکار ہوچکے تھے اس مناظرہ اور تقریروں کے بعد اسلام پر لوٹ آئے۔

(حیات انور صفحہ ۲۵ تا ۲۶۰)

عدالت میں شہادت ختم نبوت:

تحصیل احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور میں ایک شخص مسمی عبدالرزاق مرزائی ہوکر مرتد ہوگیا' اس کی منکوحہ غلام عائشہ بنت مولوی الٰہی بخش نے سن بلوغ کو پہنچ کر ۲۹/ جولائی ۱۹۲۶ء کو فسخ نکاح کا دعویٰ احمد پور شرقیہ کی عدالت میں کردیا' جو ۱۹۳۱ء تک ابتدائی مراحل طے کرکے پھر ۱۹۳۲ء میں ڈسٹرکٹ جج بہاولپور کی عدالت میں بغرض شرعی تحقیق واپس ہوا۔ آخر کار فروری ۱۹۳۵ء کو ڈسٹرکٹ جج بہاولپور جناب محمد اکبر صاحب نے مدعیہ کے حق میں فیصلہ دیا۔

حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ مدعیہ کے گواہ کی حیثیت سے ۲۰/ اگست ۱۹۳۲ء کو عدالت میں حاضر ہوئے اور ختم نبوت کے حق میں اور مرزا کے جھوٹے مدعی نبوت ہونے اور مدعا علیہ کے مرتد ہونے کے بارے میں تفصیلی بیان نوٹ کرایا۔

عدالت نے تمام شہادتیں سننے کے بعد مدعیہ کے حق میں فیصلہ دیا' جس پر مولانا اشرف علی تھانویؒ نے مفتی محمد شفیع صاحبؒ کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے لکھا:

"سعی بہاولپور مبارک ہو' حق تعالیٰ کے نزدیک مشکور ہیں ہے' خلق میں بھی مشکور ہو اور جماعت حقہ منصور ہو اور اس کے مطابق قانون منظور ہو آمین۔"

(مولانا اشرف علی تھانوی مکتوب بنام مفتی محمد شفیعؒ)

☆☆......☆☆

سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ

عبدالغفار محسن سیال

میانہ قد، گھنی داڑھی اور نہایت سرخ چہرے والے صہیب رضی اللہ عنہ کا تعلق نمر ابن قاسط قبیلے سے تھا۔ یہ قبیلہ عراق کے صوبہ موصل میں رہائش پذیر تھا جو دجلہ اور فرات کے درمیان ہے۔ والد کا نام سنان بن مالک تھا اور والدہ کا نام سلمیٰ بنت قعید، یہ خاندان اپنے علاقے میں بہت معزز تھا، سنان یا ان کے بھائی لبید شاہ ایران کی طرف سے مقام ''ابلہ'' کے حاکم تھے۔ ''صہیب'' ابھی کمسن ہی تھے کہ رومیوں نے ''ابلہ'' پر دھاوا بول دیا، اور مال و اسباب کے علاوہ بہت سے لوگوں کو بھی پکڑ کر اپنے ساتھ لے گئے، جن میں ''صہیب'' بھی شامل تھے، چنانچہ انہوں نے لڑکپن سے جوانی تک کا زمانہ رومیوں ہی کی غلامی میں گزارا، اسی لئے آپ ''رومی'' مشہور ہو گئے۔

جب ''صہیب رومی'' سمجھدار ہو گئے تو رومیوں کے علاقے سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور وہاں سے ''مکہ'' پہنچے، بنی تیم قبیلے کے ایک سردار عبداللہ بن جدعان سے دوستی کر لی اور وہیں قیام پذیر ہو گئے۔ جب کہ دوسری روایت کے مطابق ایک مرتبہ ''بنی کلب'' یا ''بنی کلاب'' کے کچھ تاجر اس علاقے میں گئے اور وہیں ''صہیب رومی'' کو انہوں نے رومیوں سے خرید لیا اور مکہ لا کر ''عبداللہ بن جدعان'' کے ہاتھ فروخت کر دیا، گویا عبداللہ نے بعد میں ''صہیب'' کو آزاد کر دیا مگر اپنے آقا کی وفات تک ''صہیب'' وہیں رہے۔

''صہیب رومی'' ایک محنتی اور ہنرمند آدمی تھے جب وہ ''مکہ'' آئے تھے تو بالکل تہی دست تھے لیکن چند ہی سالوں میں اتنا روپیہ کما لیا کہ ''مکے'' کے صاحب ثروت لوگوں میں شمار ہونے لگے۔

اسی زمانے میں خاتم المعصومین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ''مکے'' میں دعوت حق کا حال سنا تو ایک دن حضرت ارقمؓ کے مکان پر پہنچے۔ اسی اثناء میں سید عمار بن یاسرؓ بھی وہاں پہنچے، دروازے پر دونوں اتفاقاً اکٹھے ہو گئے، ہر ایک نے دوسرے سے غرض معلوم کی تو ایک ہی غرض یعنی اسلام لانا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے مستفید ہونا دونوں کا ہی مقصود تھا چنانچہ دونوں اسی وقت اسلام لائے، اس وقت تک صرف تیس یا پینتیس صحابہ کرامؓ ایمان لا چکے تھے۔

اسلام لانے کے بعد جو اس زمانے میں اس قلیل اور کمزور جماعت کو پیش آتا تھا وہ پیش آیا، ہر طرح ستائے گئے، کبھی گرم ریت پر لٹائے جاتے تو کبھی پانی میں غوطے دیئے جاتے اور کبھی مار مار کر لہولہان کر دیئے جاتے، لیکن انہوں نے تمام مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا، یہاں تک کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کو مدینے کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دے دی۔

اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہجرت نبوی سے کچھ عرصہ پہلے ہی مدینہ منورہ چلے گئے تاہم سیدنا صہیبؓ مکہ مکرمہ میں ہی رہے، ایک بار خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا صہیبؓ کے سامنے ہجرت کا تذکرہ فرمایا تو اسی دن انہوں نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ہجرت کریں گے لیکن حالات کا رخ کچھ ایسا بدلا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ مخفی طور پر ہجرت فرما گئے، جب انہیں پتا چلا تو مکے میں ایک دن رہنا بھی مشکل ہو گیا۔

چند دنوں کے بعد سیدنا صہیبؓ بھی ہجرت کی نیت سے مدینہ منورہ کی طرف چل پڑے۔ قریش کو جب علم ہوا تو انہوں نے سیدنا صہیبؓ کو چاروں طرف سے گھیر لیا، آپ نے اپنا ترکش سنبھالا جس میں تیر تھے اور ان لوگوں سے کہا: ''دیکھو تمہیں معلوم ہے کہ میں تم سب سے زیادہ تیرانداز ہوں، جب تک ایک تیر بھی میرے پاس رہے گا تم لوگ مجھ تک نہیں آ سکو گے اور جب ایک تیر بھی نہ رہے گا تو میں اپنی تلوار سے مقابلہ کروں گا، یہاں تک کہ تلوار بھی میرے ہاتھ میں نہ رہے، اس کے بعد جو تم سے ہو سکے کرنا، اس لئے اگر چاہو تو اپنی جان کے بدلے میں اپنے مال کا پتا بتا سکتا ہوں جو مکے میں ہے اور دو باندیاں بھی وہ سب تم لے لو'' اس پر وہ لوگ راضی ہو گئے، آپؓ نے اپنا مال دے کر جان چھڑائی اور مدینے کی طرف سفر شروع کر دیا۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ''قبا'' میں تشریف فرما تھے، جب آپؓ گرد آلود لباس اور جسم کے ساتھ وہاں پہنچے تو آنکھ دکھنے کی وجہ سے ایک آنکھ پر پٹی بندھی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کھجوریں نوش فرما رہے تھے، سیدنا صہیبؓ آتے ہی

ساتھ کھانے لگ گئے‘ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا فاروق اعظمؓ دونوں نے فرمایا کہ آنکھ تو دکھ رہی ہے اور تم کھجور کھا رہے ہو؟ تو انہوں نے فوراً کہا: ”میں اس آنکھ کی طرف سے کھا رہا ہوں جو اچھی ہے“ ان کا یہ جواب سن کر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر مسکرائے کہ دندان مبارک کا نور ظاہر ہونے لگا‘ کھجوروں سے فارغ ہو کر سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے کہا کہ ”واہ صاحب! آپ خود تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آ گئے اور مجھے ساتھ نہ لیا‘ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان‘ آپ نے بھی اس عاجز کا خیال نہ فرمایا‘ میں مکے میں تنہا رہ گیا تھا‘ پھر انہوں نے اپنے ساتھ پیش آنے والا سارا واقعہ سنایا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا: ”اے ابویحییٰ! تم نے بڑی نفع مند تجارت کی‘ ابویحییٰ! تم نے بڑی نفع مند تجارت کی“ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی‘ جو ان کی شان میں نازل ہوئی تھی:

”اور لوگوں میں ایک شخص وہ ہے
کہ بیچتا ہے اپنی جان کو اللہ کی رضا جوئی میں‘
اور اللہ نہایت مہربان ہے اپنے بندوں
پر۔“

سیدنا صہیب رومیؓ نے ”قبا“ میں سیدنا سعد بن خیثمہ اوسیؓ کے ہاں قیام فرمایا‘ جب مہاجرین و انصار کے درمیان مواخاۃ قائم ہوئی تو آپ حضرت ابو سعید حارث بن صمہ نجاری خزرجی کے اسلامی بھائی بنا دیئے گئے۔ بدر سے تبوک تک تمام غزوات میں شریک ہوئے اور اپنی جرأت و بہادری کا لوہا منوایا‘ اگر کسی ایسے دشمن کا سامنا ہو جاتا جو سر سے پاؤں تک زرہ پوش ہوتا تو تاک کر اس کی آنکھ میں اس طرح تیر مارتے کہ وہ الٹ کر پیچھے کی طرف اوندھا گر جاتا۔

ایک مرتبہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صہیبؓ اچھے بندے ہیں اگر وہ اللہ کا خوف نہ کرتے تو بھی وہ کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرتے۔

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا صہیبؓ پر اس قدر مہربان کہ خود ان کی کنیت ”ابویحییٰ“ تجویز فرمائی‘ حالانکہ ”یحییٰ“ نامی کوئی لڑکا ان کے ہاں نہ تھا۔

سیدنا فاروق اعظمؓ کو ان سے بہت زیادہ محبت تھی اور ان کی بہت زیادہ تکریم کیا کرتے تھے حتیٰ کہ جب سیدنا فاروق اعظمؓ قاتلانہ حملہ میں زخمی ہو گئے تو آپؓ نے وصیت فرمائی کہ میرا جنازہ ”صہیب رومیؓ“ پڑھائیں اور جب تک نئے خلیفہ کا انتخاب نہ ہو جائے ”صہیب رومیؓ“ ہی مسلمانوں کی امامت کے فرائض سرانجام دیں۔ چنانچہ سیدنا صہیب رومیؓ نے سیدنا فاروق اعظمؓ کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر تین دن تک قائم مقام خلیفہ بھی رہے۔

سیدنا صہیب رومیؓ نے شوال سن ۳۸ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔ اس وقت عمر مبارک ستر یا بہتر برس تھی‘ جب کہ بعض روایات کے مطابق نوے برس تھی۔

☆☆......☆☆

استاذ الحدیث

حضرت مولانا محمد حسن مجلس لاہور کے امیر منتخب

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے عمائدین کا اجلاس جامعہ اشرفیہ کے ناظم تعلیمات حضرت مولانا فضل الرحیم کی صدارت میں منعقد ہوا، مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ اجلاس میں قاری جمیل الرحمن اختر، مولانا قاری نذیر احمد، مولانا عزیز الرحمن ثانی، مولانا محبوب الحسن طاہر، حاجی عبداللطیف، الحاج عتیق انور، سمیت پچاس کے قریب ممبران نے شرکت کی۔ اجلاس میں لاہور مجلس کے سابق امیر الحاج بلند اختر نظامی کی پچاس سالہ خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا گیا اور نئی ممبر سازی اور انتخاب تک حضرت اقدس سید نفیس الحسینی کے خلیفہ مجاز حضرت مولانا محمد حسن استاذ الحدیث جامعہ مدنیہ جدید کو لاہور مجلس کا امیر بنایا گیا۔ اجلاس میں ۱۱/اپریل کو لاہور میں منعقد ہونے والی عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے انتظامات پر غور و خوض ہوا، طے پایا کہ کانفرنس بادشاہی مسجد میں ہوگی۔ کانفرنس سے مولانا فضل الرحمن، مولانا سمیع الحق، مولانا محمد احمد لدھیانوی، قاضی حسین احمد، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا محمد عالم طارق، پروفیسر ساجد میر، قاری زوار بہادر، جاوید ہاشمی، بابر اعوان، عمران خان اور مولانا اللہ وسایا سمیت تمام مکاتب فکر کے جید علماء کرام، مشائخ عظام خطاب فرمائیں گے، جبکہ صدارت حضرت اقدس امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ اور مولانا صاحبزادہ عزیز احمد فرمائیں گے۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے کئی ایک کمیٹیاں بنائی گئیں۔ نیز ۱۱/اپریل سے پہلے شیخوپورہ، گوجرانوالہ، حافظ آباد، سیالکوٹ، نارووال، قصور، اوکاڑا کے اضلاع اور ان کی تحصیلوں میں بھی اجتماعات منعقد ہوں گے۔

دعوتِ غوروفکر

مولانا نذیر احمد تونسویؒ

نبوت و رسالت کا روشن سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہوا اور جناب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر ختم ہوا گویا سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ قرآن وسنت کی روشنی میں اس عقیدہ کو عقیدۂ ختم نبوت کہا جاتا ہے۔ یہ عقیدہ دین اسلام کی بنیاد اور ایمان کی روح ہے۔ دین اسلام کا محور اور مرکز یہی عقیدہ ہے کیونکہ پورے دین اسلام کی خوبصورت عمارت اس عقیدہ کی بنیاد پر قائم ہے اور ملت اسلامیہ کی وحدت کا راز بھی تاقیامت اسی عقیدہ کی خیر وبرکت میں پنہاں ہے۔ قرآن مجید نے ایک سو مرتبہ اور صاحب قرآن نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سو دس مرتبہ اس عقیدہ کی حقانیت کی گواہی دی ہے۔ اسلام اور صحابہ کرامؓ کا سب سے پہلا اجماع مسئلہ ختم نبوت پر ہوا' چنانچہ جب بدبخت مسیلمہ کذاب نے نبوت کا دعویٰ کیا تو صحابہ کرامؓ کی پوری جماعت نے اس روسیاہ کو متفقہ طور پر کافر و مرتد اور واجب القتل قرار دے کر اسے مع اس کی جماعت کے جہنم رسید کیا۔

ختم نبوت کے صریح اعلان اور ملت اسلامیہ کے متواتر اقدامات کے بعد یہ ممکن ہی نہیں کہ کوئی شخص جو دماغی طور پر معذور نہ ہو' سنجیدگی کے ساتھ نبوت کا دعویٰ بھی کرسکتا ہے' اس لئے مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک ہر مدعی نبوت کے دعویٰ کا سیاسی یا معاشی سراغ ضرور ملے گا۔

برصغیر میں انگریز کے عہد کے دوران جب مسلمانان ہند ظلم وستم کی چکی میں پس رہے تھے اور آئے دن مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے کا نیا طریقہ واردات ایجاد کیا جاتا تھا انگریزی سامراج نے دین اسلام سے ازلی دشمنی کا اظہار کرنے کی خاطر مرزا غلام احمد قادیانی کے گلے میں انگریزی نبوت کا طوق غلامی ڈال کر اسے طاغوتی قوتوں کے عرش تک معراج کرائی اور مرزا قادیانی نے وحدت ملی کی دیوار میں نقب زنی کے لئے فرنگی کے اجرتی ڈاکو کا کردار ادا کرتے ہوئے اس کے عوض انگریز گورنمنٹ سے مراعات حاصل کیں اور اپنے کفریہ عقائد وعزائم کی تشہیر وتبلیغ کے لئے فتنہ قادیانیت کی بنیاد رکھی۔

قادیانیت کیا ہے؟ قادیانیت برطانوی سامراج کا پیدا کردہ اسلام دشمن سیاسی و سازشی فتنہ ہے' جس کو مرزا قادیانی نے مذہبی روپ دے کر مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو مٹانے کی خطرناک سازش دور فرنگی میں فرنگی کے اشارہ پر تیار کی تھی۔ قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اور قادیانی عالمی صیہونی تحریک کے آلہ کار' یورپ کے تربیت یافتہ اور اسرائیل کے ایجنٹ ہیں۔ قادیانیت کا وجود خبث انسانیت' ملت اسلامیہ کے لئے ایک ناسور اور ایمان کے لئے زہر قاتل ہے۔ قادیانیت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض وعناد' ختم نبوت پر ڈاکہ زنی اور یہودیت کے مکروفریب اور دجل کا دوسرا نام ہے۔

قادیانیوں کے چند کفریہ عقائد:

خدا تعالیٰ' انبیاء کرامؑ' صحابہ کرامؓ' قرآن مجید' حرمین شریفین اور مسلمانان عالم کے متعلق قادیانیوں کے کفریہ عقائد کا نمونہ خود مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے قلم سے ملاحظہ فرمائیں:

☆..... ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص ۱۱)

☆..... ''میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴)

☆..... ''محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۳)

☆..... ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب عیسائیوں کے ہاتھ کا پنیر کھا لیتے تھے' حالانکہ مشہور تھا کہ سور کی چربی اس میں پڑتی ہے۔''

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۲/فروری ۱۹۲۴ء)

☆..... ''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے' اس کا سبب یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔'' (کشتی نوح ص ۶۶)

☆..... ''آپ (عیسیٰ علیہ السلام) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر

بے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔" (انجام آتھم ص ۷)

☆ ..."ابوبکر و عمر کیا تھے وہ حضرت غلام احمد (قادیانی) کے جوتیوں کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہیں تھے۔"
(ماہنامہ المہدی ص ۵۷/۳ بابت ماہ جنوری، فروری ۱۹۱۵ء)

☆ ..."حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔"
(ایک غلطی کا ازالہ ص ۱۱)

☆ ..."قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔"
(تذکرہ ص ۷۷)

☆ ..."لوگ معمولی نفلی طور پر حج کرنے کو بھی جاتے ہیں، مگر اس جگہ (قادیان) آنا نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۵۲)

☆ ..."زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے"
(درثمین ص ۵۲)

☆ ..."کنجریوں کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔"
(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷/۵۴۸)

☆ ..."دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں۔" (نجم الہدیٰ ص ۵۳)

☆ ..."کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" (آئینہ صداقت ص ۳۵)

مسلمان بھائیو! مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کا یہ کفر یا اژدھا نئی نسل کے ایمانوں کو نگلنے کی خاطر بڑھا چلا آ رہا ہے، وہ کیسا مسلمان ہے جو روح کو تڑپا دینے اور دلوں کو دہلا دینے والے ان کفریہ عقائد و عزائم سے آنکھیں بند کر کے لبوں پر مہر سکوت طاری کر کے آرام سے بیٹھا رہے؟ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھنے والے مسلمان بھائیو! آپ کی غیرت ایمانی کہاں سو گئی ہے؟ قادیانیوں کی زبان بے لگام کو کون لگام دے گا؟

آج روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے سوال کرتی ہے کہ آپ نے اپنی ذات، والدین، بہن بھائی، دوست احباب، خاندان، برادری، کنبہ وقبیلہ کی ناموس کے تحفظ کا بندوبست کرتے ہوئے اپنے دشمن سے ہر قسم کے تعلقات ختم کرنے میں تو کوئی تاخیر نہ کی لیکن میرے دشمن، میرے اصحاب کے دشمن، قرآن وسنت اور عالم اسلام کے دشمن کے ساتھ آپ کے تعلقات، دوستیاں، اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، بول چال، سلام وکلام، لین دین، شادی غمی، کاروبار میں شرکت چہ معنی دارد؟ جس نے آپ کی توہین کی ہمیشہ کے لئے آپ کے دروازے اس پر بند ہو گئے لیکن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کے مرتکب، دشمن ختم نبوت کے لئے آپ کے دروازے کیوں کھلے رہے؟ آخر آپ کس منہ سے میدان حشر میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کا سوال کریں گے؟ کیونکہ قادیانیت کا ٹکراؤ براہ راست رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ہے، اس کا واحد مقصد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو مٹا کر مرزا قادیانی کی نبوت کو چلانا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو کسی سے محبت کرتا ہوگا قیامت کے روز اسی کے ساتھ ہوگا، زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، معلوم نہیں یہ کاروان زیست کب لٹ جائے، کون جانتا ہے کہ کب عزرائیل کی آمد ہو اور ہمارا یہ گلشن حیات اجڑ جائے؟ آرزوؤں، امیدوں اور تمناؤں کے یہ تاج محل منہدم ہو جائیں، اس لئے مسلمان بھائیو! اگر قبر کی تاریک کوٹھڑی میں رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان چاہئے، حشر کی ہولناک و خوفناک اور نفسانفسی کی گھڑیوں میں شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت ہے، اگر ساقی کوثر کے ہاتھوں جام کوثر پی کر حشر میں پیاس بجھانے کی تمنا ہے، اگر حشر کی وحشت ناک گرمی میں کالی کملی والے نبی کی چادر رحمت کا سائبان اور رحمت کے جھنڈے لواء الحمد کے نیچے سایہ حاصل کرنے کی آرزو اور تمنا ہے تو پھر ایک ہی راہ ہے کہ قادیانیوں سے ہر قسم کے تعلقات کو ختم کرنے کا صدق دل سے آج ہی فیصلہ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی نگہبانی کا فریضہ سرانجام دیجئے، ختم نبوت کے تحفظ کے کام کو سنبھالئے، نبی کے دشمنوں کو پہچانیے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سچی وفا کا ثبوت دیجئے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح وقلم تیرے ہیں

مسلمان بھائی! یہ اچھی طرح جان لیجئے کہ وقت کسی کا منتظر نہیں، موت کسی کو مہلت نہیں دیتی، زندگی کی چند مستعار گھڑیوں کو مہلت تصور کرتے ہوئے ان کی قدر کیجئے، خوب غور وفکر کیجئے اور اللہ سے ڈریئے، موت کے فرشتے کی آمد کے بعد نہ سوچ سے کچھ حاصل ہوگا اور نہ فکر کا کچھ فائدہ ہوگا۔

اتنا یاد رکھئے کہ آپ کا کسی مرزائی کو گلے لگانا گنبد خضرا میں دل مصطفی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دکھانے اور تکلیف دینے کے مترادف ہے۔

☆☆☆ ... ☆☆☆

صحت مند معاشرے کے تین اہم ستون

مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

”ان لوگوں کی بہت سی مشورتیں اچھی نہیں' ہاں (اس شخص کی مشورت اچھی ہوسکتی ہے) جو خیرات یا نیک بات یا لوگوں میں صلح کرنے کو کہے۔“ (النساء:۱۱۴)

آپ غور کریں گے تو یہ چیزیں ایسی ہیں' جن پر ایک صالح معاشرہ قائم ہوسکتا ہے' وہ معاشرہ کے تین ستون ہیں۔

”صدقہ“ جب تک کہ ایک کو دوسرے کے ساتھ عملی ہمدردی نہ ہوگی' آدمی کی مدد کا جذبہ سینہ کے اندر کارفرما نہ ہوگا اور وہ ایثار نہ کرے گا' کوئی معاشرہ قائم نہیں ہوسکتا۔

”او معروف“ معروف بھی قرآن مجید کا ایسا لفظ ہے کہ اس کا ترجمہ نہیں ہوسکتا' یعنی معقول و مستحسن بات' جو چیز عرف میں داخل ہے اور جس کو فطرت سلیم رکھنے والے سب بالاتفاق اچھا کہتے ہیں' اس کا جو حکم ہوگا' اب ہر جگہ کا معروف الگ ہوگا' یہاں معروف یہاں کے لحاظ سے ہوگا' دوسرے مقام کا معروف وہاں کے لحاظ سے ہوگا۔ ”او معروف او اصلاح بین الناس“ عام طور پر قبیلوں' خاندانوں میں ”افساد ذات البین“ کا منظر نظر آتا ہے' یعنی آپس کے تعلقات کشیدہ ہیں' بستی بستی' گاؤں گاؤں' قصبے قصبے یہ بیماری پھیلی ہوئی ہے' خاص طور پر جہاں شرفا آباد ہیں' کسی دل سوختہ شاعر نے یہاں تک کہہ دیا کہ:

یہ ہر جا جمع می آیند سادات
فسادات' فسادات' فسادات

اس کو یوں سمجھا جاسکتا ہے کہ جہاں سادات جمع ہوں' پھر ماشاءاللہ سادات ہی سادات ہیں' اور یوں بھی تشریح ہوسکتی ہے کہ پھر ناانصافیاں اور جنگ و جدل ہی کا منظر نظر آئے گا۔

مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ چور وہیں آتا ہے جہاں مایہ ہوتی ہے' تو جو جتنا اونچا ہوتا ہے' اسی پر شیطان حملہ کرتا ہے' تو یہ سادات' شیوخ' صدیقی' فاروقی' انصاری' قریشی اور ان کی مختلف شاخیں عثمانی' علوی' عباسی جہاں ہوتے ہیں' ان میں شیطان بہت کامیاب ہوجاتا ہے' اس لئے کہ ان کو ایک دوسرے سے مکدر کرنے اور شاکی بنانے کا کام دوسروں کے مقابلے میں آسان ہوتا ہے' ان کی حیثیت عرفی بلند ہوتی ہے' کچھ ان کی توقعات ہوتی ہیں' کچھ ان کی عادتیں ہوتی ہیں' کچھ وہ اپنا حق سمجھتے ہیں' شیطان اسی راستہ سے آتا ہے' دیکھو فلاں نے تمہیں سلام ٹھیک سے نہیں کیا' مالی حالت کچھ کمزور ہوگئی ہے' اب وہ اس طرح جھک کر سلام نہیں کرتے' اب دل صاف نہیں ہے۔

ہر مقام کو ان کی ضرورت ہے:

یہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ یہ واقعی ہر جگہ مشترک ہیں' صدقہ' معروف' اصلاح بین الناس' ہر مقام کو ان کی ضرورت ہے' جہاں صدقہ بند ہوجائے' محبت کا دروازہ بند ہوجاتا ہے' بنس کر بولنا بھی صدقہ ہے۔ میٹھی زبان رکھنا اور خوش کلامی بھی صدقہ ہے' اگر کسی کا کوڑا گر جائے اور وہ سواری پر ہو تو اٹھا کر اس کو دے دو یہ بھی صدقہ ہے' راستہ سے کانٹا ہٹا دینا بھی صدقہ ہے' صدقہ کی سینکڑوں قسمیں ہیں' ایک صدقہ کہہ دیا اس لئے کہ یہ سب پر حاوی ہے' یعنی خیر سگالی کا جذبہ' خیر خواہی کا جذبہ' اس کے بغیر کوئی معاشرہ' کوئی اجتماعی زندگی اول تو وجود میں نہیں آسکتی اور اگر آئے تو رہ نہیں سکتی' اور پھر معروف ”او اصلاح بین الناس“ یہ قرآن ہی کہہ سکتا تھا' یہ آیت بھی معجزہ ہے' پورا تمدن انسانی' پورا معاشرہ انسانی اسی پر قائم ہے: صدقہ' معروف' اصلاح بین الناس' آج ہر جگہ آپ دیکھیں گے کہ اس کے خلاف ہو رہا ہے' کہیں صدقہ کا دروازہ بند ہے' تو کہیں معروف کا دروازہ بند ہے' تو کہیں دونوں چیزیں ہیں' لیکن اصلاح بین الناس کا دروازہ بند ہے' بگاڑنے والے' لڑانے والے پچاس اور ملانے والا ایک..... تو ان تین چیزوں کا خیال رکھئے' صدقہ' معروف اور اصلاح بین الناس۔

چوتھی شرط اللہ نے یہ لگائی ہے: اس کار خیر میں نیت ہونی چاہئے رضائے الٰہی کی ”ومن یفعل ذلک ابتغآء مرضات اللہ“ ایک اچھا عمل' سیاسی اغراض سے بھی ہوسکتا ہے' تمدنی اور مادی اغراض سے بھی ہوسکتا ہے' یہ سب اغراض ہیں' لیکن یہاں اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کردیا: ”ومن یفعل ذلک ابتغآء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجراً عظیماً“ جو اللہ کی رضا کے لئے کام کرے' اس میں ثواب ہے' یہ نہیں کہ صاحب ہم کریں گے تو وہ بھی کرے گا' اور اچھا ہے کہ اچھی زندگی گزرے گی' یہ نہیں' بلکہ خالص اللہ کی رضا کے لئے۔

لین دین میں حقوق کی ادائیگی کا خیال

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری

قرض بری بلا ہے' اکابر کا یہ مقولہ مشہور ہے کہ القرض المحبۃ یعنی قرض محبت کی قینچی ہے۔ لفظ قرض کا لغوی معنی ہی کاٹنے کا ہے' بہت سے قرضے چڑھ جاتے ہیں تو ڈھیٹ ہو جاتے ہیں اور ہر ایسے آدمی کی تاک میں رہتے ہیں' جس سے قرض مل سکتا ہو' جہاں کہیں نئے آدمی سے میل جول ہوا بس اسے داغ دیا' اب وہ بے چارہ آگے پیچھے پھرتا ہے' ادائیگی کا نام نہیں جب قرض لیا تھا تو دوسرا منہ تھا' عاجزی کے ساتھ مانگ رہے تھے بھیگی بلی بنے ہوئے تھے' اب جب قرض دینے والا مانگنے کو آتا ہے تو اس کی صورت دیکھنا بھی گوارا نہیں ہوتا' اس کو دیکھا اور بخار چڑھ گیا اور بعض تو بڑے بے باکی سے کہہ دیتے ہیں کہ میں نہیں دیتا جو چاہے کر لے۔

قرض بہت ہی مجبوری میں لیا جائے اور جیسے ہی انتظام ہو جائے فوراً ادا کر دے' پیسوں کی آمد پر ادائیگی منحصر نہ رکھے' گھر کی چیزیں بیچ کر محنت مزدوری کر کے جس طرح ہو جلد سے جلد قرضہ ادا کرے اور قرض خواہ کے تقاضے سے پہلے خود جا کر ادا کر دے' قرض کی ادائیگی کا انتظام ہوتے ہوئے ادا نہ کرنا' اس کو حدیث میں "مطل" فرمایا گیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "جس کے پاس ادائیگی کا انتظام ہو اس کو ٹال مٹول کرنا قرضہ ادا نہ کرنا یہ ظلم کی بات ہے۔" جس شخص نے نیکی کی' تمہاری ضرورت کے وقت کام آیا اور ادھار دے دیا' اس کو یہ سزا دے رہے ہیں کہ تقاضوں کے لئے بار بار آئے واپس چلا جائے اور انتظام ہوتے ہوئے نہ دیا جائے' شرعاً اور عقلاً ظلم کی بات ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "قرض کے علاوہ شہید کا ہر گناہ بخش دیا جاتا ہے۔"

دیکھو شہادت کتنی بڑی نیکی ہے' جان تک دے دی اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا' لیکن حقوق العباد پھر بھی معاف نہیں' جس کسی کا کوئی کچھ اپنے اوپر واجب ہو' خواہ قرض لیا ہو خواہ اور کسی سبب سے کسی کا کوئی حق واجب ہو گیا ہو جلد سے جلد ادا کر دے' اپنی عبادتوں نماز' روزہ اور ذکر و اذکار کی مشغولیت سے دھوکا نہ کھائے' بعض سمجھتے ہیں کہ ہم نے زیادہ عبادت کر لی ہے' حق داروں کے حقوق اس میں سے دے دیں گے۔

یہ بڑی بے وقوفی کی بات ہے' دنیا میں ذرا سی حقیر دنیا لی اور اس کے بدلے میں نماز روزے دے کر خود دوزخ میں چلے گئے' یہ کیا سمجھداری ہے؟

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ فرماتے تھے کہ دو پیسے کے عوض سات سو مقبول نمازیں دینی ہوں گی۔ مزید فرمایا کہ میں نے مولوی نصیر الدین سے کہہ دیا ہے (یہ حضرت شیخ کے کتب خانے کے منیجر تھے) کہ لین دین میں حقوق کی ادائیگی کا خیال رکھو' میری تو سات سو نمازیں مقبول نہیں ہیں' اب تو اپنے بارے میں سوچ لے تیری کتنی مقبول ہیں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کہ تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ہم تو مفلس اسے سمجھتے ہیں' جس کے پاس روپیہ نہ ہو اور مال نہ ہو' یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ میری امت کا حقیقی مفلس وہ ہوگا جو قیامت کے روز نماز' روزہ اور زکوٰۃ لے کر آئے گا' یعنی اس نے نمازیں بھی پڑھی ہوں گی' روزے بھی رکھے ہوں گے' زکوٰۃ بھی ادا کی ہوگی اور ان سب کے باوجود میدان حشر میں اس حال میں آئے گا کسی کو گالی دی ہوگی اور کسی پر تہمت لگائی ہوگی اور کسی کا ناحق مال کھایا ہوگا' اور کسی کا ناحق خون بہایا ہوگا اور کسی کو مارا ہوگا اور چونکہ قیامت کا دن فیصلے کا دن ہوگا' اس لئے اس شخص کا فیصلہ اس طرح کیا جائے گا' جس کو اس نے ستایا ہوگا' جس کی حق تلفی کی تھی سب کو اس کی نیکیاں بانٹ دی جائیں گی اور اس کی نیکیاں اس حق دار کو دی جائیں گی اور کچھ دوسرے حق داروں کو دی جائیں گی' پھر اگر پورا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو اس کے سر حق داروں کے گناہ ڈال دیئے جائیں گے' پھر اس کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

نیز حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کر رکھا ہو کہ اس کی بے آبروئی کی ہو یا کوئی اور حق تلفی کی ہو تو آج ہی (اس دنیا میں اس کا حق ادا کر کے یا معافی مانگ کر) اس سے معاف کرائے پہلے اس کے کہ نہ دینار ہوگا نہ درہم۔ پھر فرمایا کہ اگر اس کے کچھ عمل اچھے ہوں گے تو بقدر ظلم اس سے لے لئے جائیں گے (جو اصحاب حقوق کو دے دیئے جائیں گے) اور اگر اس کی نیکیاں نہ ہوں گی تو مظلوم کی برائیاں لے کر اس ظالم کے سر ڈال دی جائیں گی۔

ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ صرف پیسہ کوڑی دبا لینا ہی ظلم نہیں ہے بلکہ گالی دینا' غیبت کرنا' تہمت لگانا' بے جا مارنا' بے آبروئی کرنا بھی ظلم اور حق تلفی ہے' بہت سے لوگ اپنے بارے میں سمجھتے ہیں کہ ہم دین دار ہیں' مگر ان باتوں سے ذرا نہیں بچتے' واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو اپنے حقوق توبہ و استغفار سے معاف فرما دیتا ہے' لیکن بندوں کے حقوق اس وقت معاف ہوں گے جب ان کو ادا کرے یا صاحب حق سے معاف کرا لے۔

☆☆..............☆☆

احسن الحکایات

مولانا مفتی عاصم عبداللہ

میری رحمت وسیع ہے:

ایک مرتبہ کسی نیک آدمی نے خدا کا یہ قول: "وان منکم الا واردھا" (یعنی تم میں سے کوئی ایسا نہیں' جس کا اس پر ورود نہ ہو) تلاوت کی تو ایک یہودی کہنے لگا کہ جو کچھ تو کہتا ہے' اگر صحیح ہے تو اس میں ہم اور تم دونوں برابر ہیں' پھر مسلمان نے یہ آیت: "رحمتی وسعت کل شئی فساکتبھا للذین یتقون ویؤتون الزکوۃ والذین ھم بایاتنا یؤمنون" پڑھی جس کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ میری رحمت میں تو ہر چیز کی گنجائش ہے لیکن انہیں کے لئے لکھوں جو ایماندار اور پرہیزگار ہیں' اس پر یہودی نے کہا کہ اپنے قول پر کوئی دلیل لاؤ' مسلمان نے جواب دیا کہ اچھا اپنے اور میرے کپڑے آگ میں ڈال دو' جس کے کپڑے بچ جائیں' وہی حق پر ہے اور اسی کا دین سچا ہے' تب یہودی نے اپنے کپڑے' مسلمان کے کپڑوں میں لپیٹ کر آگ میں ڈال دیئے مسلمان کے کپڑے تو بچ گئے اور آگ اندر سرایت کر گئی اور یہودی کے کپڑے جل گئے یہ دیکھ کر یہودی مسلمان ہوگیا۔

ماں کی محبت:

ایک شخص کے مرتے وقت کلمہ شہادت کہنے سے زبان بند ہوگئی' اس کے پاس حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا یہ نماز' روزہ کی پابندی نہیں کرتا تھا' لوگوں نے عرض کیا کہ یہ تو نمازی اور روزہ دار تھا' آپ نے پوچھا اس نے اپنی ماں کو ستایا تو نہیں؟ لوگوں نے کہا ہاں' یارسول اللہ ﷺ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ماں کو بلا کر معاف کرنے کا حکم دیا۔ اس نے معاف کرنے سے انکار کیا' کیونکہ اس نے ان کی آنکھ نکال لی تھی' اس پر آپ نے لکڑیاں اور آگ منگائی' وہ عورت پوچھنے لگی کہ یا رسول اللہ یہ کیا؟ آپ نے فرمایا: اسے آگ سے جلا نہ دوں؟ وہ بولی کہ نہیں یارسول اللہ ﷺ میں نے نو مہینے اسے پیٹ میں رکھا ہے دو برس دودھ پلایا ہے' پھر بھلا ماں کی محبت کہاں رہی؟ میں نے معاف کیا' ماں کا یہ کہنا تھا کہ آدمی کی زبان چلنے لگی اور کہنے لگا: "اشھد ان لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ"۔

"لا الہ الا اللہ" کی برکت:

نمرود کی چھوٹی لڑکی نے اس سے کہا تھا: "اے ابا! ابراہیم علیہ السلام کو مجھے دیکھنے دے کہ ان کا آگ میں کیا حال ہے؟ چنانچہ اس نے جو دیکھا تو صحیح وسالم نظر آئے۔ اس نے ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ کو آگ جلاتی کیوں نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ جس کی زبان پر بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو اور دل میں خدا کی معرفت، اس کو آگ نہیں جلایا کرتی۔ وہ بولی آپ کے پاس میں بھی آنا چاہتی ہوں۔ آپ نے فرمایا تو کہہ "لا الہ الا اللہ ابراہیم رسول اللہ" اس نے کہا اور اس پر بھی آگ سلامتی کے ساتھ ٹھنڈی ہوئی' جب وہ اپنے باپ کے پاس لوٹ کر آئی' اس نے سارا ماجرا کہہ سنایا اس نے حکم دیا کہ ابراہیم علیہ السلام کے دین سے باز آ' وہ نہ مانی اس پر اس کو بڑی سخت سزا دی' اللہ کا جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا' انہوں نے اس کو ابراہیم علیہ السلام کے پاس لے جاکر پہنچادیا' چنانچہ انہوں نے اپنے صاحبزادے کے ساتھ عقد کردیا اور اس کی اولاد میں سے بہت نبی پیدا ہوئے۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم" کی برکت:

کسی یہودی کو ایک یہودن سے نہایت محبت تھی حتی کہ اس کا کھانا' پینا چھوٹ گیا تھا۔ شیخ اکبر سے اس نے شکایت کی انہوں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھ کر دے دی اور حکم دیا کہ نگل جا' وہ نگل گیا' کہنے لگا کہ اے شیخ المسلمین! میرے دل میں نور روشن ہوگیا ہے' جس کی وجہ سے عورت مجھے فراموش ہوئی اور اسلام میرا محبوب بن گیا اور میں "اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمد رسول اللہ" پڑھتا ہوں' جب عورت نے یہ سنا تو شیخ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی اے امام المسلمین! میں ہی وہ عورت ہوں جس پر وہ فریفتہ تھا' میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ اگر تجھے جنت درکار ہے تو شیخ اکبر کی خدمت میں جا' انہوں نے اس سے کہا کہ تو بھی "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھ' اس کا "بسم اللہ" پڑھنا تھا کہ فوراً کہہ اٹھی کہ یا شیخ میرا دل روشن ہوگیا اور مجھ کو عالم ملکوت نظر آنے لگا۔ میرے اوپر اسلام پیش کیجئے' چنانچہ وہ اسلام لے آئی' اسی رات کو اس نے جنت اور اس کے محلوں کو خواب میں دیکھا کہ ان پر بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھی ہوئی ہے' کسی نے اس سے پکار کہا کہ اے بسم اللہ کے پڑھنے والی! اللہ نے جو کچھ عطا کیا ہے وہ تو نے دیکھا لیا' اس کے بعد جب جاگی تو کہنے لگی کہ اے رب! آپ نے مجھے جنت میں داخل کردیا تھا کیونکر نکال لیا؟ میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کے طفیل سے درخواست کرتی ہوں کہ مجھے پھر وہیں پہنچادیجئے یہ کہہ کر گر پڑی اور مر گئی۔

سانپ کا زہر باطل ہوگیا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک شخص پر گزر ہوا'

جو بڑے بھارتی سانپ کا شکار کرتا تھا‘ اس سانپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ اے نبی! اس سے کہہ دیجئے کہ مجھ میں بڑا قاتل زہر ہے‘ آپ نے اس کو منع کیا وہ نہ مانا پھر دوبارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اس پر گزر ہوا‘ اس وقت آپ نے فرمایا: اے شخص! کیا تو نے سانپ کو پکڑ لیا‘ یہ کہہ کر سانپ کی طرف نظر کی‘ اس نے مارے شرم کے اپنا سر اپنی دم کے نیچے چھپالیا اور کہنے لگا کہ اے روح اللہ! یہ مجھ پر اپنی قوت سے غالب نہیں آیا‘ بلکہ ”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم“ کی بدولت غالب ہوا ہے‘ ”بسم اللہ“ نے میرا زہر باطل کر دیا۔

بارہ ہزار سپہ سالار:

جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے ہدہد کو بلقیس کے پاس بھیجا تھا‘ اس وقت سارے پرندے کہنے لگے کہ تو اکیلا کیسے جائے گا؟ اس نے جواب دیا تھا کہ جس کے ساتھ بسم اللہ ہو اس پر کچھ ظلم نہیں ہوسکتا‘ اس پر خدا نے قیامت تک کے لئے اس کے سر پر تاج رکھ دیا‘ اس کے بعد چار ہزار شکاریوں پر وہ گزرا اور وہ برابر گولیاں چلاتے گئے اس کے ایک نہ لگی سب خطا کر گئیں حالانکہ ان کا نشانہ خالی نہ جاتا تھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے بلقیس کو جو بسم اللہ لکھ کر بھیجی تو ان کو اس کے سبب اس کا مالک بھی مل گیا‘ اس کے ماتحت بارہ ہزار سپہ سالار تھے اور ہر ہر سپہ سالار کے قبضہ میں ایک ایک لاکھ جنگی سپاہی تھے اور اس کے پاس ایک بہت بڑا تخت تھا‘ جس کی اسی (۸۰) ہاتھ لمبائی اور اسی ہاتھ چوڑائی تھی اور اتنا ہی اونچا تھا۔

بڑھے نے پچھاڑ دیا:

کسی کافر کا ایک محل پر گزر ہوا‘ جس کے دروازے پر ایک بڑھا اور ایک لونڈی کھڑی تھی‘ کافر نے کہا کہ میں لونڈی لے لوں اور بڑھے کو مار ڈالوں‘ چنانچہ دونوں میں کشتی ہوئی‘ بڑھے نے اس کو کئی بار پچھاڑ دیا اور اس کے ہونٹ ہلتے جاتے تھے‘ کافر نے پوچھا کیا پڑھتا ہے جو تیری ہونٹ ہلتے ہیں؟ اس نے جواب دیا کہ میں ”بسم اللہ الرحمٰن الرحیم“ پڑھتا ہوں‘ وہ مسلمان ہوگیا اور وہ بھی ”بسم اللہ“ پڑھنے لگا اس کے بعد اس بڑھے کا انتقال ہوا اور لونڈی اور محل اس کے قبضہ میں آ گیا۔

اللہ کا نام میرے پیٹ میں ہے:

ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ ایک بار میں اپنے بھائی کے پاس گیا اور وہ نشے میں تھا‘ میں نے اسے مارا تو وہ وہاں سے الٹ پڑا اور پانی میں گر کر ڈوب گیا جب اسے دفن کر چکا تو اسی رات کو میں نے خواب دیکھا کہ وہ جنت میں ہے‘ میں نے اس سے پوچھا کہ تو مرا تو نشے کی حالت میں تھا اور پھر جنت میں ہے یہ کیا ماجرا ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں! یہ سچ ہے لیکن جب میں تیرے پاس سے چلا آیا تھا اس وقت میری نظر ایک ورق پر پڑی جس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی ہوئی تھی‘ میں اس کو نگل گیا تھا‘ پھر جب میرے پاس منکر نکیر آئے اور مجھ سے سوال کرنے لگے‘ میں نے انہیں جواب دیا کہ تم مجھ سے سوال کیسے کرتے ہو حالانکہ اس کا نام میرے پیٹ کے اندر موجود ہے‘ اس پر ایک منادی نے آواز دی کہ میرا بندہ سچ کہتا ہے‘ میں نے اسے بخش دیا۔

”بسم اللہ“ سے پرورش:

مکہ میں ایک شخص تھا جو ہمیشہ روزہ رکھا کرتا تھا اور اس کو کبھی کسی نے کھاتے پیتے نہ دیکھا تھا‘ ہاں! اتنا ضرور کرتا تھا کہ افطار کے وقت جیب سے ایک کاغذ نکال کر دیکھ لیا کرتا تھا‘ جب اس کا انتقال ہوگیا اور غسل دینے والے نے نکال کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھی تھی‘ اس پر اس کو تعجب ہوا‘ ہاتف نے آواز دی کہ کچھ تعجب نہ کر بسم اللہ سے ہم نے اس کی پرورش کی‘ رحمانیت سے اس کو بخشا اور رحمت سے اس کو توفیق دی۔

سختی اور نرمی دونوں پر خدا کی حمد ہے:

گزشتہ زمانے میں ایک شخص تھا‘ جو خدا کی بہت عبادت کیا کرتا تھا‘ یہاں تک کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی اس کی عبادت سے حیرت زدہ تھے چنانچہ خدا سے اس کی زیارت کی اجازت چاہی‘ ان کو اس شرط سے اجازت ملی کہ لوح محفوظ میں ایک نظر دیکھ لیں‘ انہوں نے جو دیکھا تو اس کا نام اشقیاء کے زمرہ میں لکھا ہوا پایا‘ خیر وہ اتر کر آئے اور اس شخص کو اس کی خبر دی‘ وہ شخص بولا: الحمدللہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو گمان ہوا کہ شاید اس نے سنا نہیں دوبارہ کہا پھر اس نے کہا الحمدللہ اگر میں اس کے لائق نہ ہوتا تو خدا میرے ساتھ ایسا نہ کرتا‘ اس لئے سختی اور نرمی دونوں پر خدا کی حمد ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اس سے تعجب ہوا۔ خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے جبرائیل! ذرا پھر لوح محفوظ کو دیکھنا۔ نظر جو اٹھائی تو دیکھتے کیا ہیں کہ اشقیاء کے زمرہ سے اس کا نام بدل کر نیک بختوں کے زمرے میں لکھ دیا گیا۔ ☆☆☆

توجہ فرمائیں
فتنہ قادیانیت اور دیگر باطل فتنوں سے باخبر رہنے کے لئے
ہفت روزہ ”ختم نبوت“ کا مطالعہ کیجئے۔
اس کے خریدار بنیئے اور دیگر دوست واحباب کو بھی اس طرف توجہ دلائیں۔
ہفت روزہ ”ختم نبوت“ میں اشتہار دے کر جہاں آپ اپنی تجارت کو فروغ دیں گے، وہاں آپ اس کار خیر میں شریک ہو کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دیرینہ محبت وتعلق کی بنا پر قیامت کے دن باعث شفاعت کا ذریعہ بھی بنیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

اسٹوڈنٹس ختم نبوت کنونشن سرگودھا

رپورٹ: ملک ضیاء الحق

سرگودھا..... مرزائیت ایک باطل فرقہ ہے جہاد کے منکر ہونے اور مدعی نبوت کا جھوٹا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے ہم ان کو اسلام سے خارج تصور کرتے ہیں۔ اکابرین امت نے اس کے تعاقب میں اپنی زندگیاں وقف کردیں۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا احمد علی لاہوریؒ اس قافلہ ختم نبوت کے سالار ہیں۔ پاکستان کے آئین کی رو سے مرزائی کافر ہیں اور اسلام کے کسی شعائر کو استعمال کرنے کا حق نہیں رکھتے۔ ان خیالات کا اظہار ممتاز عالم دین، عظیم مذہبی اسکالر حضرت مولانا علامہ زاہد الراشدی آف گوجرانوالہ نے جناح ہال سرگودھا میں اسٹوڈنٹس ختم نبوت کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اکابرین علمائے دیوبند نے مرزائیت کا ہمیشہ تعاقب کیا ہے ہم اس راستے میں ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کراچی کے نوجوان شعلہ بیان مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ آف کندیاں شریف کی سرپرستی اور قیادت میں پوری دنیا میں قادیانیت کے تعاقب میں سرگرم عمل ہے، انہوں نے کہا کہ مرزائی برطانوی سامراج کا خود کاشتہ پودا ہے جو امت مسلمہ کے اندر نفاق پیدا کرنے کے لئے بویا گیا تھا، تمام نوجوان فتنہ قادیانیت کو ختم کرنے کی جدوجہد کریں اور عظمت ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے اپنی جانیں نچھاور کرنے کے لئے تیار رہیں۔ کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے لاہور سے آئے ہوئے معزز مہمان بدیع الزمان ایڈووکیٹ نے کہا کہ ہم قادیانیت کا تعاقب معاشرے کے ہر طبقہ میں کریں گے۔ کالج اور اسکول کا ہر طالب علم، دکاندار، وکیل، انجینئر، ڈاکٹر، پروفیسر، صحافی، ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمان اپنے گردوپیش اور ماحول میں ناموس رسالت کا پہرہ دیتے رہیں گے، شیخ الحدیث مولانا مفتی طاہر مسعود نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر ایمان کا دارومدار ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت ہمارا ایمان ہے، جس کی خاطر ہم ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ مفتی عبدالمعید نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں مرزائیت کے بارے میں پوری آگاہی حاصل کرنی چاہئے اور عقیدۂ ختم نبوت کے بارے ہر قسم کی معلومات حاصل کرنا ہماری ایمانی ذمہ داری ہے۔ کنونشن کی صدارت مفتی عبدالمعید جامع مسجد بلاک نمبرا نے کی۔ کنونشن سے سید سلمان گیلانی، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، قاری عبدالوحید، مولانا ثناء اللہ ایوبی اور مولانا حیدر علی حیدر نے بھی خطاب کیا۔

اسٹوڈنٹس ختم نبوت کنونشن کی جھلکیاں

☆...... یکم فروری ۲۰۰۹ء صبح دس بجے کنونشن کا آغاز تلاوت کلام مجید سے کیا گیا۔

☆...... کنونشن میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ شریک ہوئے۔

☆...... مدارس عربیہ کے طلبا اپنے اساتذہ کرام کی قیادت میں قافلوں کی شکل میں شریک ہوئے۔

☆...... سرگودھا یونیورسٹی، کالجوں، اسکولوں کے طلبا کثیر تعداد میں موجود تھے۔

☆...... سیکورٹی پر مامور شبان ختم نبوت کے جوشیلے کارکن بڑی جانفشانی سے اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیتے رہے۔

☆...... سرگودھا کے ممتاز علمائے کرام اور خطبائے عظام بھی تشریف لائے۔

☆...... کنونشن کے شرکاء کا جوش وخروش دیدنی تھا، ہر مقرر کا استقبال نعرۂ تکبیر، شان رسالت زندہ باد، تاجدار ختم نبوت زندہ باد کے پرجوش نعروں سے کرتے رہے۔

☆...... ننھے مجاہد محمد شرجیل احمد کی تقریر کو شرکاء نے بڑا پسند کیا۔

☆...... مرزائیت کے ساتھ بائیکاٹ کا شرکاء سے مولانا رضوان نے ہاتھ کھڑے کروا کر وعدہ لیا۔

☆...... یہ کنونشن سرگودھا کے تمام مکاتب فکر اور تنظیموں کا نمائندہ اجتماع کہا جاسکتا ہے۔

☆...... اسٹیج سیکرٹری مولانا محمد رضوان ہر مقرر کو دعوت خطاب دیتے ہوئے خوبصورت اشعار سے مزین کرتے ہوئے شرکاء سے داد وصول کرتے رہے۔

☆...... جناح ہال کے صدر دروازے پر عقیدہ ختم نبوت، رد قادیانیت سے متعلقہ کتابوں کا اسٹال شرکاء کنونشن کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔

☆...... کنونشن میں قاری احمد علی ندیم، قاری عبدالوحید، صدر ایم سی ٹیچرز ایسوسی ایشن اعجاز احمد قریشی، چیئرمین مہر سہیل احمد و دیگر گورنمنٹ اسکول کے ہیڈ ماسٹر صاحبان نے شرکت کی۔

☆...... تمام شرکاء کنونشن نے حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی اور ان کے معاونین کو مبارکباد دی۔ ☆

خبروں پر ایک نظر

تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ میں تین روزہ ردِقادیانیت کورس

گوجرانوالہ (میاں محمد عارف شامی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ فیض الاسلام تتلے عالی میں تین روزہ ردقادیانیت کورس منعقد ہوا۔

۲۱/جنوری، ظہور تا عصر: قادیانیوں اور مسلمانوں کے درمیان اختلافی مسائل پر بنیادی گفتگو اور قادیانیوں سے مناظرہ کرنے کا طرز وطریقہ۔ بعد نماز عصر نمازیوں سے خطاب اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد سے آگاہی۔

۲۲/جنوری، بعد نماز فجر: جامع مسجد الفردوس ابراہیم کالونی میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر بیان۔ ظہر تا عصر رفع ونزول مسیح علیہ السلام از قرآن ”بل رفعہ اللہ الیہ“ پر گفتگو نیز رفع الی السماء کی نظائر، حضرت مسیح علیہ السلام کے خوردونوش، لباس، تقاضۂ انسانی سے متعلق قادیانیوں کے اعتراضات کے تفصیلی جوابات۔

۲۲/جنوری، بعد نماز عشاء مرزا قادیانی کے دعاوی بالخصوص دعویٰ مہدویت کی تغلیط اور امام مہدی علیہ الرضوان کی علامات، تشریف آوری، کارہائے نمایاں پر سیر حاصل گفتگو۔

۲۳/جنوری، بعد نماز فجر اصلاحی بیان: سوا ایک تا سوا دو بجے تک مسئلہ ختم نبوت پر تفصیلی گفتگو، قادیانی شکوک وشبہات اور ان کے جوابات۔ جیسے اہم عنوانات پر مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے لیکچرز دیے، جبکہ ۲۳/جنوری کا خطبہ جمعۃ المبارک مولانا فقیر اللہ اختر مبلغ سیالکوٹ اور راقم الحروف نے نوشہرہ ورکان میں دیا اور قادیانیوں کے دجل وفریب کا پردہ چاک کیا۔ کورس کا انتظام قاری خالد محمود عابد اور قاری عبدالماجد ناظم مدرسہ فیض الاسلام نے کیا۔

مولانا ارشاد اللہ صدیقی بھی چل بسے

مولانا ارشاد اللہ صدیقی منڈی بہاؤالدین کی مسموم مذہبی فضا میں اہل حق کے نمائندہ اور اہلسنت والجماعت علماء دیوبند کے مسلک اعتدال کے داعی و پرچارک تھے۔ مرحوم نے جامع مسجد کرنال والی لیہ اور چک نمبر ۸۷ چوکیرہ سرگودھا میں قاری شیر بہادر سے قرآن پاک حفظ کیا۔ فنون کے معروف عالم دین حضرت مولانا ولی اللہؒ سے پڑھتے نیز کھب خورد میں مولانا محمد اسحاق مدظلہ سے بھی پڑھتے رہے۔ دورۂ حدیث جامعہ خیرالمدارس ملتان میں خیرالعلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحبؒ حضرت علامہ محمد شریف کشمیریؒ، حضرت مولانا غلام مصطفیٰ، حضرت مولانا عتیق الرحمنؒ جیسے اساطین علم وفضل سے پڑھا۔ ۱۹۷۰ء میں صوفی پورہ منڈی بہاؤالدین کی جامع مسجد نورالہدیٰ میں خطابت وامامت کا آغاز کیا جو تادم آخر جاری رہا۔ ۱۹۸۲ء میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مسئول بنائے گئے۔ ۱۹۸۷ء میں جامعہ نورالہدیٰ کے نام سے مدرسہ قائم کیا جس کی بنیاد وقائد تحریک ختم نبوت خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے رکھی۔ جامعہ میں پہلے استاذ مولانا کرم الٰہی مہرویؒ اور مولانا غلام محمد صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند مقرر ہوئے اور ایک عرصہ تک تشنگان علوم دینیہ کی علمی پیاس بجھاتے رہے۔ مرحوم تادم واپسیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماء اسلام سے وابستہ اور امیر و سرپرست رہے۔ مجلس کا ضلعی دفتر بھی جامعہ میں قائم رہا۔ مولانا نے پسماندگان میں دو صاحبزادے مولانا عبدالجبار، عبدالرزاق اور بیوہ چھوڑے۔ مولانا نے بڑی جرأت مندی اور بہادری کے ساتھ دین کی خدمت کا سلسلہ آخر دم تک جاری رکھا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ، واعف عنہ۔ آمین۔ جنازہ میں مجلس کی نمائندگی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب نے کی۔ ۱۸/جنوری کو مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ضلعی مبلغ مولانا محمد قاسم سیوطی کی معیت میں مولانا کے جانشین اور فرزند ارجمند مولانا عبدالجبار سے ملاقات کی اور مرحوم کی عظیم الشان خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ نیز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خان محمد دامت برکاتہم العالیہ، حضرت اقدس مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی اور مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرحوم کی وفات پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

لا نبی بعدی

ختم نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی

ختم نبوت کانفرنس

زیر سرپرستی:
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
نائب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

زیر صدارت:
حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

خصوصی خطاب:
شاہین ختم نبوت، مناظر اسلام
حضرت اقدس مولانا اللہ وسایا مدظلہ
مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

مولانا محمد رضوان صاحب
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

نظم اشعار:
شاعر ختم نبوت
جناب سید امین گیلانی
پنجاب

زیر نگرانی:
حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

تلاوت کلام پاک
زینت القراء مولانا
قاری احسان اللہ فاروقی صاحب
کراچی

28/فروری 2009ء اسکاؤٹ کالونی
بروز ہفتہ بعد نماز عشاء اسکاؤٹ ... قبرستان
نزد جامع مسجد بلال ...

یکم مارچ 2009ء گلشن رفیع
بروز اتوار بعد نماز عشاء پارک ...
جامعہ ...

2/مارچ 2009ء
بروز پیر بعد نماز عشاء جامع مسجد باب رحمت مدرسہ امام ابو یوسف
نزد ... شادمان

3/مارچ 2009ء
بروز منگل بعد نماز عشاء
نزد قاضی ہسپتال سیکٹر 9 ...
بلدیہ ٹاؤن

جاں نثارانِ تحفظ ختم نبوت، اہل علاقہ اور تمام کارکنانِ ختم نبوت سے بروقت شرکت کی درخواست ہے، ان پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے اپنے قریبی دوست و احباب کو بھی شریک ہونے کی دعوت دیں

شعبہ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی فون:021-2780337

REGD.# 33.700

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرمِ ﷺ کا ذریعہ

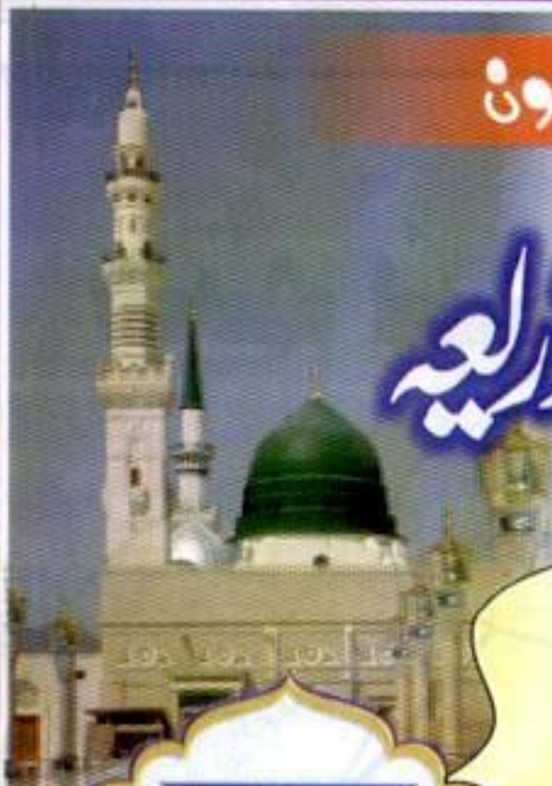

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد ومدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں

شرکت کے لئے زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت

کو دیجیے

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
نائب امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمٰن
ناظمِ اعلیٰ

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 22 4583486-45141 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کرسکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔